WATTAN
The Urdu Daily

روزنامہ
وطن
بڈگام

اتوار
27 جولائی 2025
SUNDAY
27 JULY -2025

صفحہ 08 جوروٹ ٹیسٹ میں دوسرے ٹاپ اسکورر

صفحہ 08 شطرنج ورلڈ کپ: فائنل میں ہمپی اور دویہ آمنے سامنے

The Urdu Daily **WATTAN** Budgam ■ RNI No. JKURD/2011/37141 ■ جلد: 15 ■ شمارہ نمبر: 176 ■ صفحات: 08 ■ قیمت: 02 روپے ■

کارگل وجے دیوس: بے مثال ہمت، بہادری کی زندہ مثال
جوانوں کی قربانیاں ہر نسل کو متاثر کرتی رہیں گی
جاں بحق ہوئے جوانوں کو وزیر اعظم مودی اور صدر کا خراج

سری نگر، ۲۶، جولائی (جے کے این ایس) وزیر اعظم نریندر مودی نے ہفتہ کو کارگل وجے دیوس کے موقع پر مبارکباد پیش کی اور ان جوانوں کی قربانیوں کو یاد کیا، جنہوں نے کارگل جنگ میں ہمت اور بہادری کے ساتھ جنگ لڑی۔ جے کے این ایس مانیٹرنگ ڈیسک کے مطابق وزیر اعظم مودی نے کہا کہ جوانوں کی قربانیاں ہر نسل کو متاثر کرتی رہیں گی۔ وزیر اعظم مودی نے سماجی رابطہ گاہ ایکس پر ایک پوسٹ میں لکھا ''کرگل وجے دیوس پر ہم وطنوں کو دل کی گہرائیوں سے مبارکباد۔ یہ موقع ہمیں ہندوستان ماتا کے ان بہادر بیٹوں کی بے مثال ہمت اور بہادری کی یاد دلاتا ہے جنہوں نے ملک کے وقار/102

'ہم ہمیشہ سے فتح یاب رہے ہیں کیونکہ جیتنا ہماری فطرت ہے' / منڈاویہ

سرینگر/ 26 جولائی / سی این آئی / ''ہم ہمیشہ سے فتح یاب رہے ہیں کیونکہ جیتنا ہماری فطرت ہے'' کا دعویٰ کرتے ہوئے مرکزی وزیر منسکھ منڈاویہ نے کہا کہ عوام ایک مضبوط اور ترقی یافتہ ہندوستان کی تعمیر کے لیے خود کو وقف کریں، جس کی رہنمائی ''قوم سب سے پہلے'' کے جذبے سے ہو۔ سی این آئی کے مطابق مرکزی وزیر منسکھ منڈاویہ نے لداخ میں سینکڑوں نوجوانوں کی ایک پد یاترا کی قیادت کی تاکہ 1999 کی کرگل جنگ میں مارے گئے فوجیوں کو خراج عقیدت پیش کیا جا سکے۔/101

کرگل وجے دیوس: وزیر دفاع اور وزیر داخلہ کا
مہلوک فوجی اہلکاروں کو خراج عقیدت پیش
کسی میں ہندوستان کی طرف آنکھ اٹھانے کی ہمت نہیں / راجناتھ سنگھ
کرگل جنگ کے دوران، بہادر سپاہیوں نے ہمالیہ کی ناقابل رسائی پہاڑیوں میں انتہائی بہادری کا مظاہرہ کیا / امیت شاہ

سرینگر/ 26 جولائی / سی این آئی / کسی میں ہندوستان کی طرف آنکھ اٹھانے کی ہمت نہیں ہے کیونکہ بہادر سپاہی سرحد کی حفاظت کر رہے ہیں کا اعلان کرتے ہوئے وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ نے کہا کہ ہماری فوج نے ہمیشہ کہا ہے کہ جنگ جوہری بموں سے نہیں بلکہ بہادری اور ناقابل تسخیر عزم کے ساتھ لڑی جاتی ہے۔ اسی دوران وزیر داخلہ امیت شاہ نے کہا کہ کرگل جنگ کے دوران، بہادر سپاہیوں نے ہمالیہ کی ناقابل رسائی پہاڑیوں میں انتہائی بہادری کا مظاہرہ کیا اور دشمن/103W

کارگل جنگ پیچیدہ منصوبہ بندی
فولادی عزم اور فورسز کے ناقابل تسخیر جذبے کا آئینہ دار: جنرل دویدی
آپریشن سندور: ہمارا عزم، پیغام، ردعمل

سری نگر، ۲۶، جولائی (جے کے این ایس) چیف آف آرمی اسٹاف جنرل اوپیندر دویدی نے ہفتہ کے روز لداخ کے دراس قصبے میں کارگل وجے دیوس کی تقریبات سے خطاب کیا، جہاں انہوں نے ہندوستان کے 'اٹوٹ نہ ٹوٹنے والے اتحاد' پر روشنی ڈالی، جسے 1999 میں آپریشن وجے اور 26 سال بعد آپریشن سندور کے دوران بھی دکھایا گیا تھا۔ جے کے این ایس کے مطابق چیف آف آرمی اسٹاف جنرل اوپیندر دویدی نے تقریبات میں موجود لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اٹوٹ ہندوستانی اتحاد کی روایت کو برقرار رکھتے ہوئے، فوج نے آپریشن سندور کے تحت دہشت گردی کے بنیادی ڈھانچے پر درست حملے کیے اور ایک فیصلہ کن فتح حاصل کی، اور مؤثر طریقے سے جوابی کارروائی کرتے ہوئے اور پاکستان کے پرتشدد حملوں کو ناکام بنا کر فتح حاصل کی۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے امن کا موقع دیا لیکن انہوں (پاکستان) نے بزدلی کا مظاہرہ کیا جس کا ہم نے جرات سے جواب دیا۔ آرمی چیف جنرل اوپیندر دویدی کا کہنا تھا کہ آپریشن سندور ہمارا عزم، پیغام اور ردعمل ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارا فضائی دفاع، ڈرونز اور میزائلوں کے خلاف ایک مضبوط دیوار کی طرح/106

28 تا 30 جولائی
تیز بارش، تیز ہوائیں اور شدید بارش کا امکان

سری نگر، ۲۶، جولائی (جے کے این ایس) جمعرات اور جمعہ کو دن اور رات کے درجہ حرارت میں اضافے کے بعد ہفتہ کو سری نگر سمیت کشمیر وادی کے کئی علاقوں میں صبح کے وقت کہیں ہلکی اور کہیں تیز بارش ہوئی، جبکہ اسکے بعد نکلنے والا سورج کچھ گھنٹے بعد ہی بادلوں کے پیچھے چھپ گیا۔ قابل ذکر ہے کہ دوران شب سری نگر میں درجہ حرارت 20.1 اور جمعہ کے روز دن کا زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 31.5 ڈگری سینٹی گریڈ ریکارڈ کیا گیا، اور کشمیر کے باقی علاقوں میں بھی پارہ معمول سے اوپر درج ہوا/105

لیفٹیننٹ گورنر نے سری نگر میں قانونی خدمات کے حکام کی شمالی زون علاقائی کانفرنس سے خطاب کیا
قبائلی کمیونٹی کو قانونی مدد فراہم کرنے کیلئے پُرعزم ہیں

سری نگر/ انفو/ لیفٹیننٹ گورنر منوج سنہا نے ''دفاعی عملے اور قبائلیوں کے لئے انصاف کے تصور کی توثیق: خلا کو پُر کرنا'' کے موضوع پر شمالی زون علاقائی کانفرنس سے خطاب کیا جس کا اہتمام نیشنل لیگل سروسز اتھارٹی، ہائی کورٹ آف جموں و کشمیر و لداخ اور جے اینڈ کے لیگل سروسز اتھارٹی نے سری نگر میں کیا تھا۔ اس موقعہ پر سپریم کورٹ آف انڈیا کے جج اور نیشنل لیگل سروسز اتھارٹی کے ایگزیکٹو چیئرمین جسٹس سوریہ کانت، مرکزی وزیر مملکت برائے قانون و انصاف ارجن رام میگھوال، چیف جسٹس جموں و کشمیر اور لداخ ہائی کورٹ جسٹس ارون پلی، وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ، جموں و کشمیر اور لداخ ہائی کورٹ کے جج و جے اینڈ کے لیگل سروسز اتھارٹی کے ایگزیکٹو چیئرمین جسٹس سنجیو کمار، جموں و کشمیر اور لداخ ہائی کورٹ کی جج و لیگل سروسز اتھارٹی لداخ کی ایگزیکٹو چیئرپرسن جسٹس سندھو شرما، ناردرن کمانڈ کے جنرل آفیسر کمانڈنگ ان چیف لیفٹیننٹ جنرل پرتیک شرما اور سپریم کورٹ و دیگر ریاستوں اور یوٹیز کے چیف جسٹس صاحبان بھی موجود تھے۔ لیفٹیننٹ گورنر نے اپنے خطاب میں قانونی ماہرین، نیشنل لیگل سروسز اتھارٹی، جموں و کشمیر اور لداخ ہائی کورٹ، جے اینڈ کے لیگل سروسز اتھارٹی اور کانفرنس سے منسلک تمام افراد کو مبارکباد پیش کی۔ انہوں نے کرگل جنگ کے شہدا کو بھی خراج/104

کرگل وجے دیوس
ملک کی حفاظت کرتے جانیں نچھاور کرنے والے فوجیوں کو سلام / منوج سنہا

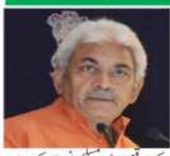

سرینگر/ 26 جولائی / سی این آئی / لیفٹنٹ گورنر منوج سنہا نے 26ویں کرگل وجے دیوس کے موقع پر جنگ کے ہیروز کو خراج عقیدت پیش کیا۔ سی این آئی کے مطابق لیفٹنٹ گورنر منوج سنہا نے کرگل وجے دیوس کے موقعہ پر جنگ میں اپنی جانوں کو نذرانہ پیش کرنے والے اہلکاروں کو خراج پیش کیا ہے۔ انہوں نے ایکس پر ایک پوسٹ میں لکھا ''کرگل وجے دیوس کی 26ویں سالگرہ کے موقع پر میں مسلح افواج کے بہادر اہلکاروں کو خراج عقیدت پیش کرتا ہوں، جنہوں نے 'آپریشن وجے' میں ہندوستان کی فتح کے دوران/107

صدر اسپتال سری نگر میں آپریٹنگ تھیٹر اچانک بند ہونے کا معاملہ
تحقیقات کا حکم، بصیر الحق انکوائری آفیسر مقرر
انکوائری آفیسر کو 15 دنوں میں مکمل رپورٹ پیش کرنے کی ہدایت

سری نگر، ۲۶، جولائی (جے کے این ایس) جموں و کشمیر حکومت نے گورنمنٹ میڈیکل کالج سری نگر (صدر اسپتال) کے حالیہ واقعے کی تحقیقات کے لیے ایک انکوائری افسر کا تقرر کیا ہے، جس کی وجہ سے 23 جولائی کو صدر اسپتال میں آپریٹنگ تھیٹر (او ٹی) کو اچانک بند کر دیا گیا تھا۔ جے کے این ایس کے مطابق حکومت کی جانب سے جاری آرڈر میں کہا گیا ہے کہ، بصیر الحق چودھری (آئی اے ایس)، مشن ڈائریکٹر، نیشنل ہیلتھ مشن جے اینڈ کے، کو واقعہ سے متعلق حقائق اور حالات کا جامع جائزہ لینے کیلئے انکوائری آفیسر کے طور پر مقرر کیا گیا ہے۔ ہیلتھ اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے سکریٹری کے ذریعہ جاری کردہ حکم کے مطابق انکوائری افسر کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ فوری طور پر ہونے والے واقعات کا جائزہ لے جس سے آپریٹنگ تھیٹر کی بندش شروع ہوئی، اس بات کا جائزہ لیں کہ آیا شٹ ڈاؤن قابل گریز تھا، اور ڈیوٹی میں غفلت یا پروٹوکول کی خلاف ورزی کے ذمہ دار افراد کی نشاندہی کریں۔/108

چیف سیکرٹری نے پی ایم سوریہ گھر یوجنا کی عمل آوری کا جائزہ لیا
ہر ڈسکام کیلئے 1000 تا 2000 آر ٹی ایس تنصیبات کا ہدف مقرر

سری نگر/ انفو/ چیف سیکرٹری اٹل ڈولو نے جموں و کشمیر میں ''پی ایم سوریہ گھر مفت بجلی یوجنا'' کی عمل آوری کی صورتحال کا جائزہ لینے کے لئے ایک اعلیٰ سطحی میٹنگ کی صدارت کی۔ میٹنگ میں گھریلو سطح پر صاف توانائی کو فروغ دینے اور بجلی کے اخراجات میں کمی کے مقصد سے اس فلیگ شپ سکیم کے تحت روف ٹاپ سولر تنصیبات کی پیش رفت پر تفصیلی غور و خوض کیا گیا۔ میٹنگ/109

ماز ہامہ بڈگام کا 17 سالہ نوجوان کرکٹر 20 روز بعد زندگی کی جنگ ہار گیا

سری نگر، ۲۶، جولائی (جے کے این ایس) وسطی کشمیر کے بڈگام کے علاقے ماز ہامہ سے تعلق رکھنے والے ایک 17 سالہ ابھرتے ہوئے کرکٹر مزمل احمد حجام کا ایک سڑک حادثے کے بعد تقریباً 3 ہفتوں تک زندگی کی جنگ لڑنے کے بعد انتقال ہو گیا۔ جے کے این ایس کے مطابق 17 سالہ مزمل ولد محمد یوسف حجام تقریباً 20 روز قبل ماز ہامہ ننگر گ روڈ پر موٹر سائیکل کو ایک سنگین حادثے کا شکار ہوا تھا۔ ہسپتال میں زیر علاج رہنے کے باوجود، وہ زخموں کی تاب/110

سخت ترین حفاظتی انتظامات اور بم بم بھولے کے نعروں کے بیچ سالانہ امرناتھ یاترا جاری
2300 سے زائد یاتریوں پر مشتمل ایک اور قافلہ جموں بیس کیمپ سے گھپا کی جانب روانہ
03 جولائی سے شروع ہوئی امرناتھ یاترا میں اب تک 3 لاکھ 60 ہزار یاتریوں نے گھپا پر حاضری دی

سرینگر/ 26 جولائی / سی این آئی / سخت ترین حفاظتی انتظامات اور بم بم بھولے کے نعروں کے بیچ سالانہ امرناتھ یاترا جاری ہے جس دوران 2300 سے زائد یاتریوں پر مشتمل ایک اور قافلہ جموں بیس کیمپ سے گھپا کی جانب روانہ ہو گیا۔ ادھر 03 جولائی سے شروع ہوئی امرناتھ یاترا میں اب تک 3 لاکھ 60 ہزار یاتریوں نے گھپا پر حاضری دی ہے اور وہاں درشن کیا۔ سی این آئی کے مطابق کڑے حفاظتی انتظامات کے ساتھ سالانہ امرناتھ یاترا جاری ہے اور سنیچروار کی صبح ایک اور قافلہ جموں بیس کیمپ سے وادی کی جانب روانہ ہو گیا۔ حکام کے مطابق 2300 سے زائد یاتریوں پر مشتمل تازہ قافلہ جموں بیس کیمپ سے امرناتھ گھپا کی جانب روانہ ہوا۔ انہوں نے کہا کہ 3 جولائی کو 38 روزہ/112

سکینہ ایتو کا کولگام کے بنی مولہ چندرگی علاقے میں عوامی شکایات ازالہ کیمپ کا انعقاد
عمر عبداللہ کی قیادت میں حکومت کی شفاف، جوابدہ
اور شہریوں پر مبنی طرزِ حکمرانی کے عزم کا اعادہ

کولگام/ انفو/ وزیر برائے صحت و طبی تعلیم، سماجی بہبود اور تعلیم سکینہ ایتو نے ضلع کولگام کے بنی مولہ چندرگی علاقے کا دورہ کر کے ایک بڑے عوامی شکایات ازالہ کیمپ کا انعقاد کیا تاکہ لوگوں سے روبرو ہو کر ان کے مسائل سنیں اور ازالہ کر سکیں۔ کیمپ کے دوران وزیر موصوفہ نے مقامی باشندوں کی/111

The Urdu Daily
WATTAN
سرینگر وطن

وقت کی قدر کیجیے ۔ ۔ ۔ !

بشارت حسین عدیل

وقت اللہ رب العزت کی ایک ایسی عام نعمت ہے جو انسانی معاشرے میں یکساں طور پر امیر، غریب، عالم، جاہل، صغیر، کبیر سب کو ملی ہے، وقت کی مثال تیز دھوپ میں رکھی ہوئی برف کی اس سِل سے دی جاتی ہے کہ جس سے اگر فائدہ اٹھایا جائے تو بہتر ورنہ وہ تو بہ ہر حال پگھلتی ہی جاتی ہے۔

اس وقت مسلم معاشرہ عام طور سے ضیاع وقت کی آفت کا شکار ہے، یورپی معاشرہ اپنی تمام تر خامیوں اور کم زوریوں کے باوجود وقت کا قدر داں ہے اور زندگی کو باقاعدہ ایک نظام کے تحت گزار نے کا پابند بنا ہوا ہے۔ سائنس اور ٹیکنالوجی میں ان کی روز افزوں ترقی کا ایک بڑا سبب وقت کی قدر دانی ہی ہے۔

جو قومیں وقت کی قدر کرنا جانتی ہیں وہ صحراوں کو گلشن بنا دیتی ہیں، وہ فضاوں پر قبضہ کر سکتی ہیں، وہ عناصر کو مسخر کر سکتی ہیں، وہ پہاڑوں کے جگر پاش پاش کر سکتی ہیں، وہ زمانہ کی زمام قیادت سنبھال سکتی ہیں لیکن جو قومیں وقت کو ضایع کر دیتی ہیں تو وقت بھی انہیں ضایع کر دیتا ہے، ایسی قومیں غلامی کی زندگی بسر کرنے پر مجبور ہو جاتی ہیں، وہ دین اور دنیا دونوں اعتبار سے خسارے میں رہتی ہیں۔

آج ہمارے معاشرے میں سب سے سستی اور بے قیمت چیز اگر ہے تو وہ وقت ہے، اس کی قدر و قیمت کا ہمیں قطعاً احساس نہیں، یہی وجہ ہے کہ وقت کے لمحات کی قدر نہ کرنے سے منٹوں کا، منٹوں کی قدر نہ کرنے سے گھنٹوں کا، گھنٹوں کی قدر نہ کرنے سے ہفتوں کا، ہفتوں کی قدر نہ کرنے سے مہینوں کا اور مہینوں کی قدر نہ کرنے سے برسوں اور عمروں کا ضایع کرنا ہمارے لیے بہت آسان بن گیا ہے۔ ہم لوگ بیٹھکو، ہوٹلوں اور نجی مجلسوں میں وقت گزاری کرتے ہیں اور ہمارا کتنا ہی قیمتی وقت نکتہ چینی، غیبت، بہتان اور بے تحاشا سونے میں ضایع ہو جاتا ہے اور ہمیں اس کا احساس تک نہیں ہوتا۔

سرورِ کائنات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں، مفہوم:

''پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں سے قبل غنیمت سمجھو، زندگی کو مرنے سے پہلے۔ صحت کو بیماری سے پہلے۔ فراغت کو مشغولیت سے پہلے۔ جوانی کو بڑھاپے سے پہلے۔ اور مال داری کو فقر سے پہلے۔'' (مستدرک حاکم)

اس حدیث پاک میں ہر صاحبِ ایمان کے لیے یہ تعلیم ہے کہ آدمی کی فہم و دانش کا تقاضا یہ ہے کہ وہ اس فانی زندگی کے اوقات و اَدوار کو بہت دھیان اور توجہ کے ساتھ گزارے، زندگی کو مرنے سے پہلے غنیمت سمجھے اور اس بات کا استحضار رکھے کہ کل روزِ قیامت میں اس کی ہر چیز کا حساب ہوگا، اس سے ہر چیز کے بارے میں باز پرس ہوگی اور اسے اپنے ہر قول و فعل کا جواب دینا ہے، کراماً کاتبین اس کے قول و فعل کو رقم کر رہے ہیں، قیامت کے دن اس کے اعمال نامے کو تمام اوّلین و آخرین کے سامنے پیش کیا جائے گا۔ یہ وقت بڑی قیمتی دولت ہے۔

اس سے جو فائدہ حاصل کیا جا سکتا ہے وہ کر لیا جائے، آج صحت و تن درستی ہے کل نامعلوم کس بیماری کا شکار ہونا پڑ جائے، آج زندگی ہے کل منوں مٹی کے نیچے مدفون ہونا ہے، آج فرصت ہے کل نامعلوم کتنی مشغولیت در پیش ہو جائیں۔ آج جوانی کا سنہرا دور ملا ہوا ہے۔

کل بڑھاپے میں نا جانے کن احوال سے سابقہ پڑے اور کیا امراض و عوارض لگ جائیں، آج صاحب حیثیت ہیں، کل نا جانے کیا حالت ہو جائے؟ اس لیے جو کرنا ہے کر لیا جائے، جو کمانا ہے کما لیا جائے، جو فائدہ اٹھانا ہے اٹھا لیا جائے ورنہ وقت دو دھاری تلوار ہے، اگر تم نے اسے نہ کاٹا تو وہ تمہیں کاٹ ڈالے گی۔

ارشاد نبوی ﷺ کا مفہوم ہے کہ صحت اور فراغت دو ایسی عظیم نعمتیں ہیں کہ جن کے سلسلے میں بے شمار لوگ خسارے میں رہتے ہیں اس لیے بعد میں پچھتانے سے یہ بہتر ہے کہ انسان آج ہی اس کی قدر کر لے۔

عموماً جن صالح بندوں کے مزاج میں دین داری اور نیکی ہوتی ہے وہ وقت کے قدر دان ہوتے ہیں اور اپنی آخرت بنانے اور دنیا بھی سنوارنے کی فکر انہیں دامن گیر ہوتی ہے، وہ بے کاری، آوارگی لہو و لعب اور فضولیات میں اپنا وقت ضایع نہیں کرتے، کسی کا برائی سے تذکرہ کرنے، عیب جوئی کرنے اور بہتان تراشی اور بے کار و لایعنی گفت گو کی انہیں فرصت نہیں ملتی۔

ان کی عملی زندگی اس حدیث نبوی ﷺ کی عملی تصویر ہوتی ہے، مفہوم: ''بے شک! انسان کے اچھا مسلمان ہونے کی خوبی یہ ہے کہ وہ بے کار اور فضول چیزوں کو چھوڑ دے۔'' (ترمذی)

وقت کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ ہر کام یاب انسان بھی کہتا ہے وقت کی قدر کرو اور نا کام انسان بھی کہتا ہے وقت کی قدر کرو۔ کام یاب انسان وقت کا صحیح استعمال کر کے کہتا ہے جب کہ نا کام انسان وقت ضایع کر کے یہ بات کہتا ہے۔

ضیاع وقت کا ایک بڑا سبب:

ہمارے معاشرے میں نوجوانوں کے قیمتی اوقات کے ضیاع کا ایک بڑا سبب سوشل میڈیا اور موبائل فون بنا ہوا ہے، اس کے ذریعے لایعنی پیغامات بھیجنے اور اس کے پروگراموں میں وقت گزاری کرنے کا ایک عام مزاج بن گیا، گھنٹوں اس میں ضایع کر دینا، راتوں کو خراب کرنا ایک عام سی بات ہو گئی ہے، کبھی اس طرف خیال نہیں جاتا کہ اس کا قیمتی وقت ضایع ہو رہا ہے، سچی بات یہ ہے کہ آج کا نوجوان موبائل کو لے کر ایک مجنونانہ کیفیت کا شکار ہو چکا ہے۔

اگر ہم اپنی زندگی کے شب و روز درج بالا سطور کے تناظر میں دیکھیں تو کیا ہم خود کو مطمئن پائیں گے۔۔۔۔؟ یقیناً نہیں! ہم تو اپنی زندگی کا بیش تر حصہ اور لمحات کھانے پینے، گھومنے پھرنے، فضول گپ شپ کرنے، ایک دوسرے پر الزام تراشی اور اپنے ہی مسلمان بھائیوں کے دل دُکھانے میں صرف کر دیتے ہیں۔ یوں گزرنے والے دن، رات اور ماہ و سال ماضی کا ایک حصہ بن جاتے ہیں۔

یہ حقیقت ہے کہ گزرا ''وقت'' واپس نہیں آتا مگر آنے والا ہر لمحہ اور ہر صبح، طلوع ہونے والے سورج کی کرنوں سے پھوٹنے والی روشنی ''امید'' کا پیغام ضرور دیتی ہے۔ یہی ایک امید ہی تو ہے کہ جس پر یہ دنیا قائم ہے۔ ''مایوسی'' کو گناہ قرار دیا گیا ہے۔

ربِ قدوس کے ہاں دیر تو ہے مگر اندھیر نہیں۔ وقت کی قدر کرنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ انسان اپنی زندگی کے ہر دن کو آخری دن سمجھے اور ہر لمحہ جواب دہی کے احساس کے ساتھ گزارے تو نا صرف بہت سارے کام اس احساس کے باعث قوت عمل پیدا ہونے کی وجہ سے پورے ہو جائیں گے بلکہ معاشرے میں بھی ایک مثبت تبدیلی پیدا ہوگی۔

آج ہماری نوجوان نسل میں بالخصوص وقت کی ناقدری کا عنصر بہت زیادہ پایا جاتا ہے۔ دن بھر موبائل فون پر لگے رہنا، موقع ملتے ہی ٹی وی اور کمپیوٹر پر بیٹھ کر فضول کاموں میں وقت برباد کرنا عام ہے۔

ایسا کر کے نا صرف وہ اپنا قیمتی وقت برباد کر رہے ہیں بلکہ اپنی صحت کو بھی اپنے ہاتھوں برباد کر رہے ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ نوجوان نسل جو قوم کی معمار ہے وقت کی قدر کرے اور اسے بہ روئے کار لائے۔

اللہ پاک ہمیں وقت جیسے انمول تحفے کی قدر کرنے اور اس کا درست استعمال کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

☆☆☆☆☆

ظلم سے باز رہیے مظلوم کا ساتھ دیجیے

مولانا طارق گل

تم میں باہم ایک دوسرے کے ساتھ ظلم و زیادتی کو حرام کر رکھا ہے، اس لیے دیکھو! تم ایک

آج کل معاشرے میں لوگوں میں بے جا ظلم و زیادتی عام ہو چکی ہے، ناجائز کیس، کسی کا مال غصب کرنا، پڑوسیوں کو پریشان کرنا، کسی کی زمین پر ناجائز قبضہ کرنا، مار پیٹ کرنا، گالم گلوچ کرنا، کم زوروں پر زبان درازی اور ہاتھ دراز کرنا، اس طرح کے کئی اور مظالم و گناہ ایسے ہیں جن کو ہم گناہ تصور ہی نہیں کرتے، بلکہ اس پر ڈٹ جاتے ہیں کہ میں نے ٹھیک کیا ہے، جو اللہ تعالیٰ کی ناراضی کا سبب بنتا ہے، جس کے بعد مصائب و مشکلات میں وہ انسان گھر جاتا ہے۔

معاشرے میں آج کل ظلم و زیادتی عموماً غریب سے ہی کی جاتی ہے جو ناقابل معافی جرم ہے۔ لوگوں میں ظلم عام ہے جب کہ قرآن کریم اور احادیث میں ظلم کی مذمت اور ظالموں کے بُرے انجام کو بڑے شد و مد کے ساتھ بیان کیا گیا ہے

ظلم کو اللہ نے لوگوں پر حرام کر رکھا ہے۔ حدیث قدسی کا مفہوم ہے: ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے میرے بندو! میں نے اپنے اوپر ظلم کو حرام کیا ہے اور تم میں باہم ایک دوسرے کے ساتھ ظلم و زیادتی کو حرام کر رکھا ہے، اس لیے دیکھو! تم ایک دوسرے پر ظلم نہیں کرنا۔'' (صحیح مسلم)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مفہوم: ''ظلم سے بچو! کیوں کہ قیامت کے دن ظلم ظلمات و تاریکیوں کا باعث ہوگا، اور بخل، شبہ، طمع و لالچ سے بچو! کیوں کہ شبہ نے ان کو ہلاک کر دیا جو تم سے پہلے گزرے، یہ وہی چیز تھی جس نے انہیں خون ریزی اور ہتک حرمت پر آمادہ کیا۔'' (صحیح مسلم)

آئمہ لغت کا اس بات پر اتفاق ہے کسی چیز کو اس کے غیر محل میں رکھنا ظلم ہے۔ ظلم کی تین قسمیں ہیں: انسان اپنے رب کے ساتھ ظلم کرے جس کی صورت یہ ہے کہ وہ اللہ کے ساتھ کفر کرے، فرمان الٰہی ہے اور کافر لوگ ہی ظالم ہیں۔ (البقرہ) اس کی عبادت میں شرک کرے جس کی شکل یہ ہے کہ اس کی بعض عبادتوں کو غیر اللہ کے لیے پھیر دے اور شرک کے بارے میں سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے: بے شک! شرک بڑا بھاری ظلم ہے۔ (سورہ لقمان)

اس کائنات میں سب سے بڑا ظلم خالق کائنات کے ساتھ شرک کرنا ہے۔ ظلم کی دوسری قسم یہ ہے کہ انسان اپنے آپ پر ظلم کرے وہ اس طرح کہ انسان خواہشوں کی پیروی کرنے لگ جائے، واجبات میں کوتاہی اور سستی کرے، اپنے آپ کو انواع و اقسام کی جرائم، برائیوں اور گناہوں میں ملوث کر لے جو کہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی صریح نافرمانی ہیں۔ فرمان الٰہی کا مفہوم ہے: ''ان پر اللہ تعالیٰ نے کوئی ظلم نہیں کیا بل کہ وہ خود اپنی جانوں پر ظلم کرتے رہے۔'' (سورہ نحل)

ظلم کی تیسری قسم یہ ہے کہ انسان اللہ کے بندوں اور مخلوقات پر ظلم کرے۔ جس کی صورت یہ ہے کہ لوگوں کا مال ناحق کھایا جائے، انہیں ظلماً مارا جائے، گالی گلوچ دیا جائے، زیادتی کی جائے، کم زوروں پر ہاتھ دراز کیا جائے، ظلم عموماً کم زور آدمی کے ساتھ ہوتا ہے جو انتقام لینے پر قادر نہیں ہوتا، ظلم کی کچھ اور شکلیں جو انسان اللہ کے بندوں اور مخلوقات پر کرتا ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مفہوم: ''جس نے ایک بالشت کے برابر بھی کسی کی زمین کو ظلماً لے لیا تو (قیامت کے دن) سات زمینوں کا طوق اسے پہنایا جائے گا۔'' (صحیح بخاری) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مفہوم: ''مال دار آدمی کا قرض کی ادائی میں ٹال مٹول کرنا ظلم ہے۔'' (صحیح بخاری)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مفہوم: ''اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ تین طرح کے لوگ ایسے ہوں گے جن کا قیامت کے دن میں مدعی بنوں گا، ایک وہ شخص جس نے میرے نام پر عہد کیا اور وہ توڑ دیا۔ دوسرا وہ شخص جس نے کسی آزاد انسان کو بیچ کر اس کی قیمت کھائی اور تیسرا وہ شخص جس نے کوئی مزدور اجرت پر رکھا، اس سے پوری طرح کام لیا، لیکن اس کی مزدوری نہیں دی۔'' (صحیح بخاری)

حضرت سیدنا معاذ بن جبلؓ ایک جلیل القدر صحابی ہیں وہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مفہوم: ''مظلوم کی بددعا سے بچو، بلاشبہ! اس کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی آڑ نہیں ہوتی۔'' (بخاری کتاب المظالم والغصب)

اس کے علاوہ عبداللہ اسدی کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا انس بن مالکؓ سے سنا وہ فرما رہے تھے کہ امام الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ ﷺ سے (لوگوں کو برملا نصیحت کرتے) سنا: لوگو! مظلوم کی بددعا سے بچو! اگرچہ وہ کافر ہی کیوں نہ ہو۔ بلاشبہ! اس کی آہ و بددعا اور اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کے لیے درمیان میں کوئی رکاوٹ نہیں ہوتی۔'' (مسند احمد)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا تو ان اسے ارشاد فرمایا، مفہوم: ''مظلوم کی بددعا سے بچے رہنا، کیوں کہ اس کے اور اللہ کے درمیان کوئی پردہ (یعنی رکاوٹ) نہیں ہے۔''

نبی کریم ﷺ ہمیشہ اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ظلم کے ارتکاب سے سخت تنبیہ فرماتے رہتے تھے اور انہیں ظلم کے برے نتائج اور دردناک اثرات سے آگاہ فرماتے رہتے تھے، نیز دوسری طرف مختلف جائز طریقوں سے مظلوم کی نصرت و حمایت کرنے، دوسروں کی عزت و آبرو، ان کی و املاک و جائیداد کی حفاظت کرنے اور ہر حال میں لوگوں کے درمیان عدل و انصاف قائم کرنے پر ابھارتے رہتے تھے، اور انہیں بتاتے کہ مظلوم کی دعا کے لیے آسمان کے دروازے ہمیشہ کھلے رہتے ہیں۔

لہٰذا اس کی دعا کبھی رد نہیں ہوتی ہے، کیوں کہ جس طرح سے اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کریمہ کے اوپر ظلم کو حرام فرما لیا ہے اسی طرح سے اس نے لوگوں کے درمیان بھی ظلم کو حرام قرار دیا ہے، چناں چہ جو ظلم و ستم کرتا ہے اسی کے اوپر اس کے ظلم و ستم کا وبال آ گرتا ہے۔

نبی کریم ﷺ کے فرمان اس کے اور اللہ کے درمیان کوئی پردہ (یعنی رکاوٹ) نہیں ہے کا مطلب یہ ہے کہ اس کی دعا بنا کسی قید و شرط کے قبول ہوتی ہے اور اسے سیدھے اللہ کی بارگاہ میں قبولیت کا پروانہ ملتا ہے تاکہ اللہ تعالیٰ حق کا فیصلہ فرمائے۔ چناں چہ جب مظلوم اللہ کی بارگاہ میں دعا کرتا ہے اور وہ قبولیت کا یقین رکھتا ہے تو اس کی دعا ضرور قبول ہوتی ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ سب گناہوں میں سے ظلم ایسا بے رحم گناہ اور بدتر خطا ہے کہ چاہے کافر کے ساتھ بھی کیا جا رہا ہو تو اللہ کریم کو برداشت نہیں ہے۔ لہٰذا ہر حال میں ظلم سے بچنے کی تاکیدی وصیت فرمائی گئی ہے۔

اللہ رب العزت ہم سب کو ظلم سے بچنے کی توفیق نصیب فرمائے اور ہمارے اندر فکر آخرت پیدا فرمائے۔ آمین

کیا 'شیو' مندر کے معاملے پر تھائی لینڈ اور کمبوڈیا کے درمیان جنگ ہو رہی ہے؟

نئی دہلی (ایم این این): گیارہویں صدی کا پری ویہار مندر تھائی لینڈ اور کمبوڈیا کے درمیان جنگ کی وجہ بن گیا ہے۔ یہ مندر صرف عقیدے کا مرکز نہیں ہے بلکہ قوم پرستی، سیاست اور فوجی طاقت کا اکھاڑا بن گیا ہے واضح رہے کہ امسال صرف ۷ ماہ میں دنیا نے ۳ جنگیں دیکھی ہیں۔ پہلے ہند-پاک جنگ ہوئی پھر اسرائیل-ایران جنگ ہوئی اور اب تھائی لینڈ اور کمبوڈیا کے درمیان جنگ شروع ہو گئی ہے۔ یہ لڑائی شمالی کمبوڈیا اور تھائی لینڈ کی سرحد پر ہو رہی ہے۔ تھائی لینڈ کی سورین اور سیسا کیٹ ریاستیں اس جنگ سے متاثر ہوئی ہیں۔ کمبوڈیا اور تھائی لینڈ کے درمیان جنگ کی اصل وجہ اس خطے سے متعلق تنازع ہے، جس کا تعلق ہندو مذہب سے ہے۔ جمعرات کی صبح تھائی

لینڈ کی سرحد پر کمبوڈیا کے ڈرون کی موجودگی نے جنگ کی چنگاری کا کام کیا۔ جمعرات کی صبح تقریباً تھائی فوجیوں نے کمبوڈیا کی فوج کا ایک ڈرون سورین میں ایک مندر 'تاموئن تھوم' کے اوپر دیکھا۔ اس کے بعد ۶ کمبوڈین فوجی تھائی لینڈ کے فوجی اڈے کے قریب دیکھے گئے۔ یہ کمبوڈین فوجی مسلح تھے اور ان کے پاس گرینیڈ لانچر تھے۔ اس کے بعد دونوں ممالک کے فوجیوں کے درمیان اس اشتعال انگیز اقدام پر بحث شروع ہو گئی اور اس کے بعد صبح ساڑھے ۸ بجے کمبوڈین فوجیوں نے تھائی لینڈ کے فوجی اڈے پر فائرنگ شروع کر دی۔ تھائی لینڈ کا الزام ہے کہ رات تقریباً ۹ بجے کمبوڈیا کی فوج نے ان کے "تاموئن تھوم" مندر پر حملہ کیا جس کے بعد حالات مزید خراب ہو گئے۔ اس فائرنگ میں کچھ تھائی فوجی زخمی ہوئے جس کے بعد تھائی لینڈ نے کمبوڈیا پر بڑے حملے شروع کر دیے۔ کمبوڈیا نے اپنے راکٹ حملوں سے نہ صرف سورین مندر بلکہ سیسا کیٹ ریاست کے ڈان توان مندر کو بھی نشانہ بنایا۔ تھائی لینڈ کا دعویٰ ہے کہ کمبوڈیا کے فوجی جان بوجھ کر مندروں اور رہائشی علاقوں کو نشانہ بنا رہے ہیں۔ تھائی لینڈ اور کمبوڈیا بھاری توپ خانے سے گولہ باری میں مصروف ہیں۔ کمبوڈیا کا کہنا ہے کہ حملہ تھائی لینڈ نے شروع کیا تھا جبکہ تھائی لینڈ کا دعویٰ ہے کہ ان کی سرحد میں راکٹ اور توپ خانے کا استعمال کیا گیا اور جواب میں تھائی لینڈ نے ایف ۱۶ طیاروں سے کمبوڈیا کے فوجی اڈوں کو نشانہ بنایا۔ دراصل اس جنگ کی اصل درج ذیل ہے۔ گیارہویں صدی کا پری ویہار مندر تھائی لینڈ اور کمبوڈیا کے درمیان جنگ کی وجہ بن گیا ہے، یہ مندر کمبوڈیا کے صوبے پری ویہار اور تھائی لینڈ کے صوبے سیسا کیٹ کی سرحد پر واقع ہے۔

10 سال الفابیٹ کے سی ای او رہنے والے سندر پچائی ارب پتیوں کی فہرست میں شامل

نئی دہلی (ایم این این): ۱۰ سال سے گوگل کی پیرنٹ کمپنی الفابیٹ کے ہند نژاد امریکی سی ای او سندر پچائی دنیا کے ارب پتیوں کی فہرست میں شامل ہو گئے ہیں جبکہ کمپنی کے حصص کی قیمت میں گزشتہ ماہ کے مقابلے ۳۱ فیصد اضافہ ہوا ہے۔ پچائی کے اثاثوں کی مجموعی مالیت ۱.۱ بلین ڈالر تک پہنچ گئی ہے۔ بلومبرگ بلینیئرز انڈیکس نے واضح کیا کہ انہوں نے جن اثاثوں میں سرمایہ کاری کی ہے، وہ مضبوط ہوئے ہیں اور کمپنی کا مارکیٹ کیپ ۲.۳ کھرب ڈالر سے زیادہ ہو گیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کہ بطور کمپنی کے سی ای او ان کا الفابیٹ میں ۰.۰۲ فیصد حصہ ہے۔

ہند نژاد ویبھو تنیجا دنیا کے امیر ترین شخص مسک کے خزانچی، تنخواہ 1100 کروڑ

نئی دہلی (ایم این این): دنیا کے امیر ترین شخص ایلون مسک حال ہی میں ٹیسلا کے ساتھ ہندوستان میں داخل ہوئے ہیں۔ ان کی کمپنیوں میں بے شمار ہندوستانی یا ہند نژاد امریکی کام کرتے ہیں جن میں اہم ترین ویبھو تنیجا ہے جو ایلون مسک کے سرمائے کی دیکھ ریکھ کرتے ہیں۔ حال ہی میں مسک نے انہیں اپنی سیاسی پارٹی "امریکہ پارٹی" کا خزانچی مقرر کیا ہے۔ اس سے قبل وہ ٹیسلا کے چیف فنانشل آفیسر (سی ایف او) تھے۔ ویبھو نے ۱۹۹۹ء میں دہلی یونیورسٹی سے بی کام کیا، پھر سی اے مکمل کر کے ۲۰۰۶ء میں امریکہ کی جانب روانہ ہوئے جہاں انہوں نے سی پی اے (سرٹیفائیڈ پبلک اکاؤنٹنٹ) کیا اور فائنانس کی دنیا میں اپنے کریئر کا آغاز کیا۔ انہوں نے اپنا کریئر پی ڈبلیو سی سے شروع کیا جہاں وہ تقریباً ۷ سال اپنی خدمات انجام دیتے رہے۔ ۲۰۱۶ء میں انہوں نے "سولر سٹی" اسٹارٹ اپ میں شمولیت اختیار کی، جسے بعد میں ٹیسلا نے خرید لیا۔ اپنی صلاحیتوں اور مالی سوجھ بوجھ کے سبب وہ جلد ہی ایلون مسک کی نظروں میں آ گئے اور ۲۰۲۳ء میں انہیں کمپنی کا سی ایف او مقرر کیا گیا۔ ۲۰۲۴ء میں ٹیسلا نے انہیں ۱۳۹.۵ ملین ڈالر (کم و بیش ۱۱۵۷ کروڑ) روپے معاوضہ ادا کیا۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ ان کی اصل تنخواہ ۴ لاکھ ڈالر ہے۔ باقی رقم اسٹاک آپشنز اور ایکویٹی ایوارڈز کے ذریعے کمپنی نے انہیں ادا کی ہے۔ — وہ ٹیسلا انڈیا موٹرز اینڈ انرجی پرائیویٹ لمیٹڈ کے ڈائریکٹر بھی ہیں۔

دودھ نہ ملنے پر غزہ میں 40 ہزار بچوں کی اموات کا خدشہ

نئی دہلی (ایم این این): غزہ حکومتی میڈیا آفس نے بتایا کہ غزہ میں دودھ نہ ملنے کے سبب کچھ ہی دنوں 40 ہزار بچوں کی اموات کا خدشہ ہے۔ عرب میڈیا کے مطابق غزہ سرکاری میڈیا آفس کی جانب سے بیان میں کہا گیا کہ اسرائیل ایک لاکھ بچوں کی زندگی خطرے میں ڈال رہا ہے۔ بیان میں مزید کہا گیا کہ غزہ میں بچوں کے دودھ اور غذائی سپلیمنٹس مکمل طور پر ناپید ہو چکے ہیں۔ اس میں مزید کہا گیا کہ غزہ میں ہمیں جان بوجھ کر ایک قتل عام کا سامنا ہے جو اسرائیل ان بچوں کے خلاف کر رہا ہے، بچوں کی مائیں ان کو دودھ پلانے کے بجائے پانی پلانے پر مجبور ہیں۔

غزہ جنگ بندی مذاکرات: امریکہ اور اسرائیل نے اپنے وفود واپس بلا لئے

نئی دہلی (ایم این این): امریکہ اور اسرائیل نے مصر اور قطر کی ثالثی میں دوحہ میں ہونے والے غزہ جنگ بندی مذاکرات سے اپنے وفود واپس بلا لئے۔ یہ خبر ایک غیر ملکی خبر رساں ایجنسی نے دی ہے۔ اسرائیل وزیر اعظم کے دفتر کے مطابق گزشتہ روز حماس کی جانب سے جنگ بندی معاہدے پر اپنا جواب جمع کرانے کے بعد مذاکرات کار مشاورت کیلئے واپس بلائے گئے ہیں۔ خبر رساں ایجنسی کے مطابق امریکی نمائندہ خصوصی اسٹیو وٹکوف کا کہنا ہے کہ ثالثوں نے بہت کوشش کی لیکن حماس کی نیک نیتی اور غزہ جنگ بندی کی خواہش نظر نہیں آئی، اب ہم یرغمالوں کو واپس لانے اور غزہ کے عوام کیلئے مستحکم ماحول لانے کیمتبادل طریقوں پر غور

کریں گے۔ اسرائیلی وزیر اعظم نیتن یاہو نے بھی الزام لگایا تھا کہ حماس جنگ کے خاتمے میں رکاوٹ بن رہی ہے۔ یاد رہے کہ ثالثین گزشتہ دو ہفتوں سے زائد عرصے سے دوحہ میں اسرائیل اور حماس کے وفود کے درمیان مذاکرات میں مصروف رہے لیکن اس میں کوئی بڑی پیش رفت حاصل نہیں ہو سکی۔ خبر رساں ایجنسی سے بات کرتے ہوئے ایک فلسطینی ذرائع نے بتایا کہ حماس نے اپنے جواب میں امداد کی رسائی، ان علاقوں کے نقشوں جہاں سے اسرائیلی فوج کو انخلا کرنا ہے اور جنگ کے مستقل خاتمے کی ضمانتوں سے متعلق شقوں میں ترامیم کی تجاویز پیش کی تھیں۔ دریں اثناء امریکی محکمہ خارجہ کے نائب ترجمان ٹامی پگٹ نے حماس کیساتھ مذاکرات ناکام ہونے کا اعتراف کیا ہے، کہا کہ مغویوں کی رہائی کیلئے کوئی اور طریقہ اپنایا جائے گا۔ پریس کانفرنس کرتے ہوئے نائب ترجمان امریکی محکمہ خارجہ نے کہا کہ دوحہ میں مذاکرات کے دوران حماس کا رویہ شرمناک رہا، اس کی جانب سے مذاکرات کی کامیابی کیلئے سنجیدگی نہیں دکھائی گئی۔ غزہ کے مکین حماس کی جارحیت کا نشانہ بن رہے ہیں، غزہ میں متاثرین تک امداد پہنچانے کیلئے پُرعزم ہیں۔ غزہ کی موجودہ صورتحال سے اچھی طرح واقف ہیں، یقینی بنانا ہے کہ غزہ میں جانے والی امداد حماس کے ہاتھ نہ آئے۔

جنگ بندی مذاکرات کے حوالے سے امریکی صدر کا بیان مسترد کرتے ہیں: حماس

نئی دہلی (ایم این این): سینئر حماس رہنما عزت الرشیق نے کہا کہ جنگ بندی مذاکرات کے حوالے سے امریکی صدر کا بیان مسترد کرتے ہیں۔ غیر ملکی میڈیا کے مطابق حماس کے سیاسی ونگ کے اہم رہنما عزت الرشیق نے کہا ہے کہ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ اور امریکی ایلچی اسٹیو وٹکوف کا اندازہ غلط ہے۔ عزت الرشیق نے بتایا کہ حماس نے مذاکرات میں کافی لچک دکھائی اور ہم اب بھی غزہ کے لیے ایک جامع معاہدے پر پہنچنے میں دلچسپی رکھتے ہیں۔ بتاتے چلیں کہ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے حماس کے حوالے سے ایک بیان میں کہا تھا کہ حماس دراصل معاہدہ کرنا ہی نہیں چاہتی۔

"حنظلہ" سے رابطہ ۲ گھنٹے کیلئے ٹوٹ گیا تھا، اب بحال ہو گیا ہے: فریڈم فلوٹیلا

نئی دہلی (ایم این این): فریڈم فلوٹیلا کولیشن کا امدادی جہاز "حنظلہ" ۲۷ یا ۲۸ جولائی کو غزہ پہنچ جائے گا لیکن جمعرات (۲۵ جولائی) کی دیر رات کشتی کا رابطہ فریڈم فلوٹیلا سے ٹوٹ گیا۔ ۲ گھنٹے بعد کمپنی نے اطلاع دی کہ کشتی سے اس کا رابطہ بحال ہو گیا ہے اور بغیر کسی رکاوٹ کے حنظلہ اپنی منزل کی جانب رواں دواں ہے۔ کشتی پر سوار رضا کاروں کا کہنا ہے کہ حنظلہ کے قریب اسرائیلی ڈرونز منڈلانے لگے ہیں، غالباً ان کی وجہ سے چند گھنٹوں کیلئے رابطہ منقطع ہوا تھا۔ اس ضمن میں فریڈم فلوٹیلا نے ٹیلی گرام پر اعلان کیا کہ "جہاز اب غزہ سے ۶۴۶ کلومیٹر سے بھی کم فاصلہ پر ہے۔ تقریباً دو گھنٹے تک، فریڈم فلوٹیلا اور حنظلہ کا رابطہ منقطع رہا اور اسرائیلی ڈرونز کشتی کے قریب دیکھے گئے، جس

سے ممکنہ حملے کے سنگین خدشات پیدا ہوئے۔" اس پر سوار سماجی رضا کاروں نے لوگوں سے اپیل کی ہے کہ وہ "اپنی نظریں "حنظلہ" اور فلسطین پر رکھیں اور اپنی حکومتوں اور میڈیا پر غزہ کا غیر قانونی محاصرہ توڑنے کیلئے دباؤ ڈالتے رہیں۔" انسٹاگرام پر پوسٹ کئے گئے ایک ویڈیو میں کشتی پر سوار کارکن تان صفی نے شبہ ظاہر کیا کہ "ہمیں معلوم نہیں تھا کہ ایلون مسک کا اسٹار لنک سیٹیلائٹ، انٹرنیٹ سروس کو متاثر کرنے کیلئے استعمال کیا گیا ہے، جس کی وجہ سے ہمارا رابطہ ٹوٹ گیا تھا۔ ماہرین اس کی تحقیقات کر رہے ہیں۔ یہ پہلا موقع نہیں ہے جب ایلون مسک نے اسرائیل کے ساتھ کام کیا ہے، وہ اور ان کی کمپنیاں غزہ نسل کشی میں کسی نہ کسی طرح ملوث ہیں۔" واضح رہے کہ اس سے قبل اسٹار لنک نے عالمی سطح پر رابطہ ٹوٹ جانے کی تصدیق کی تھی، جو چند گھنٹوں میں حل ہو گئی تھی۔ یاد رہے کہ اسرائیل غزہ کی طرف جانے والے ۲ اور جہازوں پر حملے کر چکے ہیں۔ مئی میں مالٹا کے قریب "ایم وی کونشنس" پر ڈرون حملے کئے گئے، اور جون میں غزہ کے قریب "میڈلین" کو اسرائیلی فورسیز نے روک کر کارکنان کو حراست میں لے کر انہیں جلاوطن کر دیا تھا۔ یہ دونوں جہاز بھی فریڈم فلوٹیلا کی جانب سے غزہ کی طرف روانہ کئے گئے تھے۔ اسرائیل نے میڈلین کو فریڈم فلوٹیلا سے مستقل طور پر ضبط کرنے کی درخواست دائر کی ہے۔ جمعرات کو حیفہ ڈسٹرکٹ اٹارنی کے دفتر کی طرف سے اسرائیل کی جانب سے جمع کرائی گئی۔

غزہ سے فلسطینیوں کو ختم کر کے مکمل یہودی علاقہ بنائیں گے: اسرائیلی وزیر

نئی دہلی (ایم این این): اسرائیل کا انتہائی دائیں بازو کا وزیر برائے ورثہ، عمیحائی الیاہو نے کہا ہے کہ اس کی حکومت "غزہ اور اس کی فلسطینی آبادی کو ختم کرنے کے لیے وقت کے ساتھ دوڑ میں ہے"، اور مزید کہا کہ یہ علاقہ "مکمل طور پر یہودی" بن جائے گا۔ الیاہو نے اسرائیل کے ریڈیو کول برامہ کو بتایا کہ "حکومت غزہ کو ختم کرنے کی راہ پر گامزن ہے۔ ہم اس برائی کو ختم کر رہے ہیں۔ ہم اس کے رہائشیوں کو ختم کر رہے ہیں۔ غزہ مکمل طور پر یہودی ہو جائے گا۔" الیاہو، جو قومی سلامتی کا وزیر اتمار بن گویر کی قیادت والی انتہا پسند قوم پرست جماعت "اوزمہ یہودیت" (یہودی طاقت) کا رکن ہے، نے غزہ پٹی میں بڑھتی ہوئی بھکمری کے بارے میں خدشات کو مسترد کرتے ہوئے کہا "ہمیں غزہ کی بھوکمری سے کوئی

سروکار نہیں ہے۔" اس نے وزیر اعظم نیتن یاہو کی حکومت کیخلاف حزب اختلاف کے اراکین پر بھی شدید تنقید کرتے ہوئے کہا "یائر گولان اور ایہود اولمرٹ جیسے یہ بیمار لوگ اپنی شناخت اور اسرائیل کے عوام کی حمایت کھو چکے ہیں۔" یہ بھی پڑھئے: اسرائیلی حملوں اور ناکہ بندی سے غزہ میں حالات دگرگوں، مزید ۹۸ افراد شہید واضح رہے کہ اکتوبر ۲۰۲۳ء سے اب تک اسرائیل نے غزہ پٹی میں ۵۹ ہزار ۲ سو (انسٹھ ہزار دو سو) سے زیادہ فلسطینیوں کو ہلاک کیا ہے، جن میں زیادہ تر خواتین اور بچے شامل ہیں۔ اسرائیلی جارحیت نے غزہ پٹی کو تباہ کر دیا ہے، صحت کا نظام منہدم ہو چکا ہے،

7 اکتوبر کے حملوں میں ناکامی، اسرائیلی افواج کیلئے عربی و اسلامی تعلیمات لازمی قرار

نئی دہلی (ایم این این): اسرائیلی افواج نے انٹیلی جنس ونگ کے تمام فوجیوں اور افسران کے لیے عربی زبان اور اسلامی تعلیمات کو لازمی قرار دے دیا۔ اسرائیلی میڈیا کے مطابق یہ اقدام 7 اکتوبر 2023 کے حملوں میں اسرائیلی افواج کی ناکامی کے بعد سامنے آیا۔ اسرائیلی ملٹری انٹیلی جنس ڈائریکٹوریٹ (امان) کے سربراہ میجر جنرل شلومی بائنڈر نے حکم جاری کرتے ہوئے کہا کہ تمام اہلکار آئندہ سال کے اختتام تک اسلامی تعلیم حاصل کریں گے، جبکہ ان میں سے 50 فیصد اہلکار عربی زبان کی تربیت بھی لیں گے۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق اسرائیلی انٹیلی جنس اہلکاروں کو حوثی مواصلات کو سمجھنے میں دشواری کا سامنا کرنا پڑا ہے، جس کی وجہ سے اس پروگرام میں حوثی اور عراقی زبانوں کی خصوصی تربیت پر بھی توجہ دی جائے گی۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق امان کے ایک اہلکار کا کہنا تھا کہ ہم ثقافت، زبان اور اسلام کے بارے میں زیادہ کچھ نہیں جانتے، ہمیں ان میدانوں میں بہتری لانے کی ضرورت ہے۔

فرانس ستمبر میں فلسطینی ریاست کو تسلیم کرے گا، متعدد ممالک نے خیر مقدم کیا، اسرائیل اور امریکہ برہم

نئی دہلی (ایم این این): فرانسیسی صدر ایمانوئل میکرون نے جمعرات کو اعلان کیا کہ فرانس، ستمبر میں اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں باضابطہ طور پر ریاست فلسطین کو تسلیم کرے گا۔ اس اہم فیصلے کی کئی یورپی و عرب ممالک اور فلسطینی حکام نے بڑے پیمانے پر ستائش کی ہے لیکن اسرائیل کی جانب سے شدید ردعمل اور امریکہ کی جانب سے فرانس کو تنقید کا سامنا کرنا پڑا۔ صدر میکرون نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر اپنے اعلان میں کہا، "مشرق وسطیٰ میں ایک منصفانہ اور پائیدار امن کے ہمارے تاریخی عزم کے تحت، میں نے فیصلہ کیا ہے کہ فرانس ریاستِ فلسطین کو تسلیم کرے گا۔" میکرون نے واضح کیا کہ فرانس حماس کے بغیر ایک فلسطینی ریاست کی حمایت کرتا ہے۔ انہوں نے اسرائیل کے امن اور سلامتی کے حق کی حمایت کا اعادہ کیا اور امید ظاہر کی کہ یہ اقدام عرب ریاستوں کو بھی اسرائیل کو تسلیم کرنے کی ترغیب دے گا۔ فرانسیسی وزیر خارجہ

ژاں-نوئل بیروٹ نے اس سفارتی اقدام کی تصدیق کرتے ہوئے بتایا کہ یروشلم میں فرانس کے قونصل نے پہلے ہی صدر میکرون کا خط فلسطینی اتھارٹی کو پہنچا دیا ہے۔ بیروٹ نے مزید کہا کہ "میں پیر کو اقوام متحدہ کے پلیٹ فارم سے اس عزم کی تصدیق کروں گا۔" یورپ میں سب سے بڑی یہودی اور مسلم آبادی کا گھر ہونے کے ناطے، فرانس پہلی بڑی مغربی طاقت بن جائے گا جو فلسطینی ریاست کو تسلیم کرے گی۔ فرانس کا یہ اقدام اب تک چھوٹے ممالک کے زیر تسلط تحریک کو مزید تقویت دے سکتا ہے۔ فرانس نے سعودی عرب کے ساتھ مل کر ۲۸-۲۹ جولائی کو اقوام متحدہ میں فلسطینی ریاست کی تشکیل کیلئے ایک روڈ میپ کی وضاحت کرنے کیلئے ایک بین الاقوامی کانفرنس کی میزبانی کے منصوبے کا بھی اعلان کیا۔ یہ کانفرنس ابتدائی طور پر امریکی دباؤ اور علاقائی تنازعات، جن میں ۱۲ دنوں تک چلنے والی اسرائیل-ایران فضائی جنگ، کی وجہ سے ملتوی کر دی گئی تھی۔ فی الحال، اقوام متحدہ کے ۱۹۳ رکن ممالک میں سے ۱۴۹ ممبران پہلے ہی ریاستِ فلسطین کو باضابطہ طور پر تسلیم کر چکے ہیں۔ میکرون کا فیصلہ بہت سے لوگوں کی نظر میں دو ریاستی حل کیلئے ایک تحریک پیدا کرنے کا اقدام سمجھا جاتا ہے، جس پر انہوں نے زور دیا کہ اس کا "کوئی متبادل نہیں" ہے۔ فلسطینی حکام نے اس اعلان پر فوری طور پر ردعمل ظاہر کرتے ہوئے فرانسیسی اقدام کا خیر مقدم کیا۔ فلسطینی اتھارٹی کے سینئر عہدیدار حسین الشیخ نے کہا کہ یہ اقدام "بین الاقوامی قانون اور فلسطینی عوام کے حق خود ارادیت اور ہماری آزاد ریاست کے قیام کیلئے فرانس کے عزم کی عکاسی کرتا ہے۔" حماس نے اس فیصلے کو "صحیح سمت میں ایک مثبت قدم" قرار دیا اور کہا کہ یہ اقدام "قبضہ شدہ تمام فلسطینی سرزمین پر، یروشلم کو اس کے دارالحکومت کے طور پر، ہمارے عوام کے حق خود ارادیت اور ایک آزاد ریاست کے قیام کی حمایت۔"

اشتہار بمراد آگاہی ہر خاص و عام

میں محمود احمد ڈار پسر محمد قاسم ڈار ساکنہ موضع نوری پورہ (مالموہ) تحصیل پٹن ضلع بارہمولہ بذریعہ اشتہار ہذا ہر خاص و عام کو آگاہ کرتا ہوں کہ میری اسکول Discharge سرٹیفکیٹ زیر Admission No : 438 زیر اسکول گورنمنٹ ہائی اسکول گنڈ خواجہ قاسم کہیں گم ہو گئی ہے۔ اس ضمن میں اگر کسی کو کوئی عذر یا اعتراض ہو تو وہ اندر سات یوم بمہربانی مندرجہ ذیل فون نمبر پر رابطہ کریں

محمود احمد ڈار پسر محمد قاسم ڈار
ساکنہ نوری پورہ (مالموہ) پٹن بارہمولہ
فون نمبر 7006921971

از نیابت گوم احمد پورہ
عنوان: درخواست منجانب الطاف احمد گنائی ولد عبدالعزیز گنائی ساکنہ موضع اگری کلان تحصیل پٹن نسبت DOB سرٹیفکیٹ بحق دختر خود عاصمہ الطاف و پسر خود محمد عفان

اشتہار بمراد آگاہی ہر خاص و عام

معاملہ مندرجہ عنوان الصدر کے نسبت کاغذات عدالت ہذا میں زیر کارروائی ہے۔ نیز مطابق بیان نمبردار دہ و چوکیدار علاقہ سائل مذکورہ موضع اگری کلان تحصیل پٹن میں ہی رہائش پذیر ہے۔ علاوہ ازیں مطابق اسکول ریکارڈ سائل مذکور کی دختر خود عاصمہ الطاف مورخہ 09/10/2013 و پسر خود محمد عفان مورخہ 01/04/2017 کو پیدا ہوئے ہیں۔ جسکے نسبت سائل مذکور اپنی دختر خود و پسر خود کیلئے تحت ضابطہ DOB سرٹیفکیٹ حاصل کرنے کا خواہاں ہے لہذا اگر کسی شخص کو سرٹیفکیٹ ہذا اجرا کرنے میں کوئی عذر یا اعتراض ہو تو وہ ایک ہفتہ کے اندر اندر اپنے عذرات پیش کریں۔ معیاد گذرنے پر کوئی عذر یا اعتراض قابل قبول نہیں ہوگا۔ تحریر الصدر

نائب تحصیلدار گوم احمد پورہ

قصہ ایک بستی کا

حسین کی یادیں، خواجہ سراؤں کا مسکن و قبرستان اور دلچسپ تاریخ

تحریر...حارث بٹ

مغل بادشاہ شاہ جہاں نے جب دارالحکومت آگرہ سے دلی منتقل کیا تو اس نے دلی سے تقریباً 6 کلومیٹر اور لاہور سے تقریباً 9 کلومیٹر پہلے دو شہر بھی تعمیر کروائے۔ عین ممکن ہے کہ دونوں شہر پہلے بھی موجود ہوں مگر انھیں اہمیت شاہ جہاں نے ہی دی۔ دونوں شہر ''شاہ درہ'' کہلائے۔

شاہ مطلب بادشاہ اور درہ مطلب دروازہ۔ وجہ دونوں شہروں کے بسانے کی یہ تھی کہ بادشاہ سلامت جب بھی کسی لمبے سفر سے دلی یا لاہور آتے تو پہلے شاہ درہ میں کچھ دیر قیام کرتے۔ نہاتے دھوتے، تھکن اتارتے اور پھر لاہور یا دلی میں داخل ہوتے۔ ایک اور روایت بھی ہے کہ یہ شہر شاہ جہاں نہیں بلکہ صوفی شہزادے دارالشکوہ کی مرہونِ منت ہیں۔

اس لیے ان کا اصل نام شاہ دارا ہے۔ اب یہ شاہ درہ ہے یا شاہ دارا، یہ جو بھی ہے کم از کم شاہدرہ نہیں ہے۔ زیادہ تر تاریخ داں شاہ درہ پر متفق ہیں، اس لیے اس تحریر میں ہم شاہ درہ ہی لکھیں گے۔

تو شاہ درہ میں کیا ہے؟ جہانگیر، ملکہ نور جہاں، آصف خان، سرائے عالمگیری۔۔۔ یہ سب تو ہے ہی مگر یہاں شاہ حسین کی بیٹھک بھی ہے جس کے سامنے کی طرف مادھولال کا گھر تھا۔ وہ مادھولال جس کے لیے شاہ حسین اپنی لاہور والی بیٹھک چھوڑ کر شاہ درہ میں بیٹھک کرنے لگے تھے۔ شاہ درہ میں ایک محلہ ترلوک شاہ بھی ہے۔

وہ محلہ جو کبھی ترلوک شاہ چند کا تھا اور آج بھی اسی کے نام سے منسوب ہے مگر اس کے ساتھیوں نے اس سے وفا نہیں کی۔ وہ ترلوک شاہ چند جس کے گھر کو لوٹ کر آگ بھی لگا دی گئی۔ شاہ درہ میں چند مندر بھی ہیں، جن کے اوپر بس ایک مینار سا بچا ہے۔

مندروں کے چاروں اطراف عام طور پر مورتیاں ہوتی ہیں۔ اس بڑے مینار پر بھی مورتیاں بنی تھیں جنھیں توڑ دیا گیا ہے۔ مینار کے چاروں طرف کنول کے پھول کی پتیاں بنی ہیں۔ کنول کے پھول کو ہندو مذہب میں ویسے بھی بڑی اہمیت حاصل ہے۔ آپ احباب نے اکثر اسکرین پر ہندو دیویوں کو کنول کے پھول پر بیٹھا دیکھا ہوگا۔

شاہ درہ میں ایک بڑا سا پری محل بھی ہے جو تقریباً اتنا ہی پرانا ہے جتنا کہ پاکستان۔ یہ واقعی پری محل لگتا بھی ہے۔ انتہائی خوب صورت، راجستھان کے کسی راجا کے محل کے جیسا۔ ہم اسے اندر سے نہ دیکھ سکے۔ اسے اندر سے چار سے پانچ حصوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔

پری محل اب جس کی ملکیت ہے وہ خاندان دبئی میں مقیم ہے۔

پری محل کے مختلف حصوں کو کرائے پر چڑھا دیا گیا ہے۔ پری محل کے قریب ہی ایک کالا محل بھی ہے، جسے کالا مندر بھی کہا جاتا تھا۔

مقامی افراد کے مطابق پری محل کی ضد پر ہی کالا محل بنایا گیا تھا، مگر تقسیم کے بعد کالا محل کے مکین اس کی حفاظت نہ کر سکے اور بالآخر یہ ڈھے گیا۔ کھڑکیاں اور ملبہ جس کا جی چاہا اٹھا کر لے گیا۔ اب یہاں صرف ایک دروازہ بچا ہے اور ایک دیوار۔ دیکھتے ہیں وہ دروازہ اب کس کے حصے میں آتا ہے۔

شاہ درہ میں خواجہ سراؤں کا تکیہ بھی ہے۔ جہانگیر دلی سے اپنے ساتھ چند خواجہ سرا لاہور لایا تو اس نے انھیں اسی علاقے میں آباد کیا جسے آج سرکاری طور پر بھی ''خسروں کا تکیہ'' لکھا اور پڑھا جاتا ہے۔ یہیں خواجہ سراؤں کا ایک قبرستان بھی ہے، جس کی عجیب بات یہ ہے کہ یہاں اہلِ محلہ اور خواجہ سرا دونوں دفن ہیں۔ خواجہ سراؤں کے موجودہ گھر کے ساتھ ہی ایک بڑی سی مسجد بھی ہے۔

شاہ درہ کے قریبی ''قصبے'' لاہور میں ایک شجاعت بھی تو رہتا ہے جو خواہ مخواہ لوگوں کو خوش کرتا رہتا ہے۔ شجاعت وہ واحد شخص ہے جو ہر تصویر میں اپنے بڑے بڑے دانت نکالنا اپنا فرض سمجھتا ہے، اور میرا اس بندے کے دانت توڑنے کو ذرہ دل نہیں کرتا۔ ورنہ عام طور پر میرے سامنے جو بھی بندہ دندیاں نکالے، میرا دل کرتا ہے کہ قریب پڑی اینٹ سے اس کی دندیاں وہیں دوں۔

میں مادھو کی طرح خوش قسمت تو نہ تھا کہ کسی حسین کی نظر مجھ پر پڑتی، نہ ہی اتنا خوب صورت کہ کوئی حسین میرے واسطے ساری دنیا سے لڑ جائے مگر پھر بھی کوئی خاص بات تو تھی مجھ میں کہ میں جون کی تپتے دنوں میں اپنے سب کام چھوڑ کر شاہ دارا کی جانب محوِ سفر تھا۔

اور میں اکیلا تو نہ تھا، میرے ساتھ ایک سر پھرا، پکا اور سچا لاہوری بھی تو تھا کہ جس نے سارا دن مجھے ایسی آوارگی کروائی کہ اس کا نشہ شاید ہی آنے والے دنوں میں اتر سکے۔

میں مادھو نہیں تھا مگر شاید مادھو سے زیادہ خوش قسمت تھا کہ شاہ حسین کی نگاہ مادھو پر پڑی تھی جب کہ میری نگاہوں میں شاہ حسین تھا۔ شاہ حسین سے میرا پہلا تعارف ان ہی کی سب سے مشہور کافی کی وجہ سے ہوا تھا۔

بہت بچپن میں جب پی ٹی وی کے کسی پروگرام میں ایک گائیک کو ''مائیں نیں میں کنوں آکھاں، درد وچھوڑے دا ایہہ حال نیں'' گاتے سنا۔ نہ تو مجھے گائیک کا نام پتہ تھا اور نہ اس وقت شاعری کی سمجھ تھی مگر اتنی تو سمجھ تھی کہ یہ الفاظ عام نہیں تھے۔ جب الفاظ عام نہ ہوں تو ان الفاظ کو کہنے والا، ان الفاظ کو لکھنے والا عام کیسے ہو سکتا ہے۔ میں اپنے بچپن میں ایک لمبے عرصے تک اسی ایک کافی کے سحر میں رہا تھا۔

شاہ حسین پکے لاہوری تھے، مگر لاہور کو چھوڑ کر، راوی پار ایک علاقے میں بیٹھک کرتے۔ اس زمانے میں راوی آج کے راوی جیسا تو نہ تھا جس کے پانی بہت پیچھے کسی دیش میں روک لیے گئے تھے۔ اس زمانے میں راوی کا پاٹ بہت چوڑا تھا۔

شاہ حسین لاہوری تھے 1539 میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم مسجد میں قرآن، حدیث اور فقہ کی حاصل کی۔ سرخ لبادہ اوڑھ رکھا تھا۔ شراب پیتے اور بھرے بازار میں رقص کرتے تھے۔

لاہوری ہونے کے باوجود راوی پار کرتے اور بیٹھک لگاتے۔ نہ جانے ان دنوں اس علاقے کو کیا کہا جاتا ہوگا کیوں کہ ابھی صوفی شہزادے مغل سلطنت کے وارث دارا شکوہ کا زمانہ نہ آیا تھا جس نے شاہ دارا شہر کو اپنا نام دیا تھا، جو اب بگڑتے بگڑتے شاہدرہ بن چکا ہے۔

شاہ حسین کا زمانہ دارا شکوہ سے پہلے کا ہے۔ معلوم نہیں کہ شاہ حسین نے خواب میں یا ویسے ہی لاہور میں کہیں ایک ہندو لڑکے مادھولال کو دیکھا اور اس کے گھر کے سامنے شاہ دارا میں اپنی بیٹھک بنالی یا پھر شاہ حسین کی بیٹھک کے سامنے اس ہندو لڑکے مادھولال کا گھر تھا۔

معاملہ جو بھی تھا مگر حقیقت یہ ہے کہ مادھولال نے شاہ حسین کے دل میں ایسا گھر کیا کہ شاہ حسین، شاہ حسین سے مادھولال شاہ حسین ہو گئے اور مادھولال شاہ حسین کی وفات کے بعد ان کا باقاعدہ پہلا خلیفہ قرار پایا۔

مادھولال شاہ حسین کی بیٹھک شاہ درہ میں محلہ ترلوک شاہ کے قریب ہی ہے۔ پورے علاقے کہ زیادہ تر مکان ا?ج بھی تقسیم سے پہلے کے ہیں۔ بیٹھک کو اندرونی اور بیرونی طور پر دو رنگوں سے رنگا گیا ہے، سرخ اور پیلا۔ سرخ رنگ شاہ حسین کا ہے جب کہ پیلا رنگ مادھولال کا ہے۔

شاہ دارا کے لوگ کہتے ہیں کہ شاہ حسین کی بیٹھک کے بالکل سامنے مادھولال کا گھر تھا۔ ا?ج بیٹھک کے سامنے ایک جدید طرز کا بنا ہوا گھر ہے۔ بیٹھک کے سامنے کی جانب صرف ایک ہی پرانا گھر بچا ہے جو ا?ج بھی قدیم طرز پر ہے۔ پرانا دروازہ اور دروازے کی ساتھ دیوار میں بنے طاقچے جہاں دیا جلا کر رات کے وقت روشنی کی جاتی تھی۔

افسوس در افسوس کہ مادھولال کے گھر کا ا?ج کوئی نشان نہیں۔ وہ مادھو جس نے شاہ حسین کو مادھولال شاہ حسین بنایا۔ وہ شاہ حسین جنھوں نے مادھولال کو اپنے دل میں جگہ دی۔ یہاں تک کہ مادھو لال، شاہ حسین کی وفات کے بعد ان ہی کے ساتھ دفن بھی ہوئے اور ان کے پہلے خلیفہ بھی بنے، اس مادھولال کے ٹھکانے کی کسی نے کوئی پروا نہیں کی، اسے کسی نے نہیں سنبھالا۔

شاہ دارا کی اس بیٹھک میں جو شاہ حسین سے منسوب ہے، ایک مردہ ہو چکا درخت ہے اور کسی اژدہے کی مانند دیوار سے لپٹا ہوا ہے۔ اس درخت پر بھی لال اور پیلا رنگ کر دیا گیا ہے۔ نہ جانے یہ کب سے یہاں سوکھا پڑا ہے۔ شاید شاہ حسین کے وقت سے یہ وہیں ہے۔ مہاراجا رنجیت سنگھ کے وقت سے اس کی رانی موراں کے زیرِ اہتمام اس کے مزار پر بسنت کے دن میلہ لگتا تھا۔

اس میلے پر مہاراجا رنجیت سنگھ کے سب درباری بسنتی لباس پہنے گھوڑوں، ہاتھیوں پر سوار ہو کر یہاں آتے، نذرانے پیش کرتے اور جی بھر کے عیاشی کرتے۔ یہ وہی لاہور کی سب سے حسین طوائف موراں تھی جو رنجیت سنگھ کے حرم میں آئی، جس کے نام اور شکل کا سکہ لاہور ٹکسال میں ڈھلا اور جس نے پاپڑ منڈی میں ایک مسجد تعمیر کروائی جو کنجری کی مسجد کہلاتی تھی۔ لاہور پر جب پھر سے اسلام کا غلبہ ہوا تو اس مسجد کو مائی موراں کی مسجد کہا جانے لگا۔

1947 میں برصغیر پاک و ہند کی تقسیم صرف زمین کی تقسیم نہیں تھی بلکہ یہ انسانی رویوں، رشتوں اور دوستیوں کی بھی تقسیم تھی۔ اگست 47 میں صرف ہندو اور مسلمان ہی آزاد نہیں ہوئے تھے بلکہ ان کے اندر کا جانور بھی آزاد ہو گیا تھا۔ وہ جانور جو علاقے کی جھوٹی محبتوں میں قید تھا، وہ بھی چودہ اگست کو آزاد ہو گیا۔

ہمارا المیہ بس یہ ہے کہ ہم یک طرفہ بات کہتے اور مانتے ہیں۔ لاشوں بھری ریل کے قصے سب سناتے ہیں۔ ہماری عورتوں کی عزت کس طرح لوٹی گئی، کیسے ان عورتوں نے اپنی عصمت کو بچانے کے لیے کنوں میں چھلانگ لگا دی، ایسے قصے سب مرچ مسالا لگا کر سناتے بھی ہیں اور ڈراموں میں دکھاتے بھی ہیں، مگر پاکستان سے ہندوستان جانے والے قافلوں کے قصے کوئی نہیں سناتا۔ کہیں پوری ریل کو ہی لوٹ لیا گیا تو کہیں پیدل قافلوں کو نشانہ بنایا گیا۔ مردوں کو قتل کر دیا گیا اور پھر اپنی اپنی پسند کی عورتوں کو تقسیم کر لیا گیا۔ ایک تقسیم جناح اور نہرو نے کی تھی، ایک تقسیم لکیر کے دونوں طرف عام عوام کر رہے تھے۔

جب دونوں اطراف فسادات ختم ہو چکے تو دونوں جانب کی حکومتوں نے عورتوں کو واپس کرنے کا فیصلہ کیا۔ چند ایک خواتین ہی ہندوستان سے پاکستان اور پاکستان سے ہندوستان واپس جانے پر راضی ہوئیں، جو بعد میں اپنے گھروں کو آئیں، انھیں گھر والوں نے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔

میری بات کا یقین نہ آئے تو اپنے بزرگوں سے پوچھ لیں کہ کس کس بڑے میاں نے اپنے گھر سکھنی رکھی ہوئی تھی اور سکھوں کی جانب بھی یہی عالم تھا۔ وہاں مسلمان عورتیں مرتے دم تک رہیں۔ سکھوں کے بچے پیدا کیے اور پھر ان ہی کے گھر مر گئیں۔

یہی صورت حال دوسری جانب بھی تھی۔ دوسری طرف ظلم کے جو پہاڑ توڑے گئے وہ سب ہمیں تقریباً زبانی یاد ہیں۔ لاشوں سے بھری ٹرین کے قصے ہم سب نے سنے بھی ہیں اور مختلف ڈراموں میں دیکھے بھی ہیں۔

اگر آپ سچ کو جھٹلانا چاہتے ہیں تو بھلے جھٹلا دیں مگر شاہ عالمی کی آگ کو آپ کیوں کر جھٹلا سکتے ہیں۔ وہ آگ جس سے بننے والی راکھ نے تارڑ صاحب کا ناول ''راکھ'' جنم دیا۔ تارڑ صاحب نے ایک انٹرویو میں خود بتایا تھا کہ شاہ عالمی میں لگی آگ اس قدر وسیع اور شدید تھی کہ رات کے وقت ہم سب جب چھت پر سوتے تھے تو مون سون کی اوس سے بچنے کے لیے ہماری ماں ہمیں سفید کھیس اوڑھا دیتی تھی۔ صبح جب ہم اٹھتے تو ہمارے سفید کھیس پر شاہ عالمی میں لگی آگ کی راکھ ہوتی تھی۔ تارڑ صاحب مزید کہتے ہیں کہ بہت پہلے جب میرے ذہن میں ابھی ناول کا پلاٹ بھی نہیں تھا، میں یہ طے کر چکا تھا کہ اگر میں نے کبھی تقسیم کے موضوع پر کچھ لکھا تو اس کا نام راکھ ہی ہوگا۔

شاہ درہ کا محلہ ترلوک شاہ شاید وہاں کا سب سے قدیم محلہ ہے۔ بہت سے پرانے بوسیدہ مکان گر چکے ہیں، جن کو تقسیم کے بعد مفت یہ مکان ملے تھے، ان میں سے زیادہ تر نے ان مکانوں کی قدر نہیں کی یا پھر ان کی جیب نے اجازت نہیں دی یا پھر ان مکینوں کے پاس مکانوں کے پکے کاغذ نہ تھے۔ سن 47 میں یہی ہوا ہوگا کہ جس کو جو مکان خالی ملا، اس پر قبضہ کر لیا یا پھر جس میں جتنی طاقت تھی، اسی کے زور پر مکان یا مکانوں پر قبضہ کر لیا۔

محلہ ترلوک شاہ پر لوگوں کی ابھی اس طرح سے نظر نہیں پڑی، جس کی وجہ سے ابھی تک یہ محلہ اپنے اصل نام کے ساتھ قائم ہے۔ ورنہ کب کا مدنی نگر یا پھر غوث پورہ ہو چکا ہوتا۔ محلہ ترلوک شاہ ایک ہندو تاجر ترلوک شاہ چند سے منسوب ہے، جو اتنا مال دار اور طاقت ور تھا کہ پورا محلہ اسی کا تھا۔ سب مکان اسی کے تھے۔

یہاں تک کہ ترلوک شاہ لوگوں کے دلوں پر بھی راج کرتا تھا۔ یاروں کا یار تھا۔ ترلوک شاہ کی ماں بھی ترلوک شاہ کے سب یاروں پر صدقے واری جاتی تھیں مگر جب تقسیم ہوئی تو لوگوں کے دل بھی تقسیم ہو گئے۔ شاہ دارا اور لاہور پاکستان میں شامل ہو چکا تھا۔ شروع شروع میں سب اچھا رہا مگر پھر ایسی لوٹ مار مچی کہ ترلوک شاہ سمیت شاید ہی کوئی بڑا گھرانا اس سے بچا ہو۔

ترلوک شاہ چند کی ماں کو دکھ صرف اور صرف اس بات کا تھا کہ ترلوک شاہ کو اس کے اپنوں نے لوٹا تھا۔ وہ اپنے جن کا دھرم چاہے مختلف تھا مگر زمین تو ایک ہی تھی مگر مذہب کی جنگ میں رشتے ناطے، علاقائی محبتیں سب بہت پیچھے رہ جاتی ہیں۔

اس قدیم محلے پر آج کوئی تختی نہیں، کوئی یادگار نصب نہیں۔ محلہ ترلوک شاہ، شاہ دارا میں شاہ حسین کی بیٹھک کے قریب ہی ہے۔ آپ بآسانی کسی سے بھی پوچھ کر جا سکتے ہیں۔ ہر ایک کو ترلوک شاہ کے گھر کا پتا ہے۔ کوئی بھی مقامی آپ کی گھر تک کی راہنمائی کر سکتا ہے۔

''خسروں کا تکیہ'' اور باجی شازیہ

اگر ہم میں سے کسی کے جسم کا کوئی ایک حصہ کام نہ کرے یا پھر وہ سرے سے ہو ہی نہ تو اسے معذور یا پھر بیمار تصور کیا جاتا ہے۔

اگر کسی شخص کا پیدائشی طور پر ایک گردہ نہ ہو تو یہ اس کا عیب قطعاً تصور نہیں ہوگا۔ اگر کسی کی ایک آنکھ نہ ہو یا بالفرض دونوں آنکھیں نہ ہوں تو وہ معذور تصور ہوگا۔ آپ کی آنکھیں، ناک، کان، دل، گردے وغیرہ یہ سب آپ کے جسم کے کچھ حصے ہیں۔ دل آپ کے جسم کا اہم حصہ ضرور ہے مگر وہ مکمل جسم نہیں ہے۔ اسی طرح دماغ، گردے، آنکھیں، ناک سب انسانی جسم کا حصہ ہی تو ہیں، صرف ایک آرگن ہی تو ہیں۔

آرگن سے زیادہ آپ اپنے گردوں، پھیپڑوں، جگر کو اور کیا کہہ سکتے ہیں۔ اسی طرح آپ کے جسم کے پرائیویٹ پارٹس صرف ایک آرگن ہی تو ہیں۔ ان کی حیثیت صرف دل، گردوں اور باقی آرگنز کی طرح ہی ہے، مگر نہ جانے کیوں ہمارا پورا معاشرہ سب اعضا کو چھوڑ کر صرف ایک ہی کے پیچھے پڑ جاتا ہے۔

اگر کسی کا جگر خراب ہو جائے تو اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں اس کے سوچنے سمجھنے، پڑھنے لکھنے یا معاشرے میں آگے بڑھنے اور ترقی کرنے کی صلاحیت کم ہو گئی ہے۔ جگر کا آپ کے دماغ یا دوسری معاشرتی سرگرمیوں سے بھلا کیا تعلق۔ اسی طرح اگر کسی شخص کے پرائیویٹ پارٹ میں کسی قسم کی کوئی کمی رہ جائے تو اس کا اس کی دماغی صلاحیتوں سے کوئی تعلق نہیں۔ ہماری سوچ نہ جانے کیوں بس پرائیویٹ پارٹس سے شروع ہو کر پرائیویٹ پارٹس پر ہی ختم ہو جاتی ہے۔ مرد و زن دونوں ہی کی سوچ بس اسی نکتے کے گرد نہ جانے کیوں گردش کرتی رہتی ہے؟

شاہ دارا میں ایک جگہ خواجہ سراؤں کا تکیہ ہے، جسے باقاعدہ سرکاری طور پر ''تکیہ کھسرے والا'' لکھا اور پڑھا جاتا ہے۔ میں نے خواجہ سراؤں کو اگر قابلِ عزت اور خوش جانا ہے تو یقین مانیں صرف اسی علاقے میں جانا ہے۔ آس پاس کے لوگ ان سے انتہائی عقیدت سے ملتے اور باعزت جانتے ہیں۔ ہم اپنے ایک مقامی ساتھی کی مدد سے وہاں پہنچے تو گلی میں کھڑے ایک آدمی سے خواجہ سراؤں کے تکیے کے بارے استفسار کیا۔

معلوم ہوا کہ ہمارے پیچھے ہی جو نیا نیا پلستر شدہ گھر ہے یہ انہی کا ہے جن کے بڑوں کو بادشاہ جہانگیر اپنے ساتھ دلی سے لاہور لایا تھا اور انھیں یہاں نہ صرف ا?باد کیا بلکہ یہ پورا علاقہ بھی انھیں دان کر دیا۔ شنید ہے کہ خواجہ سراؤں کی حرم میں بہت ضرورت ہوتی تھی۔ ملکہ، شہزادیوں کی دیکھ بال یہی خواجہ سرا کیا کرتے تھے۔ جہانگیر شاید اسی واسطے اپنے ساتھ تربیت یافتہ خواجہ سرا بھی لایا تھا کہ وہ مقامی خواجہ سراؤں کو بھی تربیت دیں گے کہ حرم میں کس طرح سے احکامات بجا لاتے ہیں۔

خواجہ سراؤں کے گھر کے سامنے کھڑے ہو کر میں کچھ ڈر سا گیا۔ نہ جانے یہ ڈر تھا یا جھجک، جو بھی تھا مگر میرا ارادہ تھا کہ یہاں گھر کے سامنے ایک تصویر لی جائے اور چلتا بنا جائے۔ یہاں بھی میرا وہی لاہوری رفیق شجاعت کام آیا۔ اس نے دروازے پر دستک دی۔ ایک چیلا باہر نکلا۔ شجاعت نے ہی اس چیلے سے رسمی سی بات کی اور اس نے دروازہ بند کر دیا۔ ہمیں دروازے پر کھڑا دیکھ کر پاس کے ایک دکان دار نے ہمیں بلا لیا۔ دکان دار پورے کا پورا پہلوان تھا۔ میرا دل چاہ رہا تھا کہ یہاں سے بھاگ جاؤں مگر شجاعت کسی تجربہ کار خانم کی طرح آگے بڑھا اور اس پہلوان نما دکان دار سے ایسے سلجھے ہوئے طریقے سے بات کی کہ دکان دار نے اپنے بچے کو آواز دے کر کہا، ''جا وکیھ امی کار ٹیئں؟'' (جاؤ دیکھو امی گھر پر ہیں؟)

معلوم ہوا کہ اہلِ محلہ کے تمام چھوٹے موجودہ گرو کو امی جب کہ تمام بڑے بزرگ انھیں باجی کہتے ہیں۔ اس گرو کا نام باجی شازیہ تھا۔

باجی شازیہ ایک زنانہ خواجہ سرا تھی، جس نے بوائے کٹ کروانے کے ساتھ ساتھ سر پر سفید دوپٹہ اوڑھ رکھا تھا۔ میری پشت چوں کہ خواجہ سراؤں کے گھر کی طرف تھی، اس لیے میں انھیں آتے ہوئے نہ دیکھ سکا۔ باجی شازیہ میرے پیچھے ہی کھڑی تھیں کہ اسی پہلوان نما دکان دار نے کہا کہ باجی شازیہ اب حاجن ہو گئی ہیں، کچھ دن پہلے ہی عمرہ سے واپس آئی ہیں۔

میں لاشعوری طور پر ان کے احترام میں کھڑا ہو گیا اور انھیں اپنی کرسی دے دی، کیوں کہ وہاں کوئی دوسری کرسی نہ تھی۔ میں باجی شازیہ کے پاس ہی تھڑے پر بیٹھ گیا۔ میں نے ان سے کوئی روایتی سوال نہیں پوچھا، مبادا وہ خواہ مخواہ تنگ نہ ہوں۔ گھر کا سارا انتظام آج کل باجی شازیہ کے ہاتھ میں ہی ہے۔ سارا محلہ باجی شازیہ کی عزت کرتا ہے جب کہ نوجوانوں اور چیلوں کا ہلکا پھلکا مذاق چلتا رہتا ہے۔

موت فطری اور حقیقت ہے۔ جہانگیر نے جب یہ تکیہ آباد کروایا تو خواجہ سراؤں نے اپنے لیے یہاں ایک قبرستان بھی آباد کیا، جہاں اب خواجہ سرا سمیت سارا محلہ اپنے مردے دفن کرتا ہے۔ اسی پہلوان نما دکان دار نے بتایا کہ پچھلے دو گرو اس نے خود اپنے ہاتھوں سے غسل دے کر اسی قبرستان میں دفنائے ہیں۔

آج قبرستان میں اہلِ محلہ اور خواجہ سرا، سب ایک ساتھ دفن ہیں۔ فرق صرف یہ ہے کہ خواجہ سرا اپنی قبروں کی کوئی نشانی نہیں بناتے، کوئی کتبہ نہیں لگاتے مبادا مجھ جیسے خواہ مخواہ کے آوارہ لوگ ان کی قبریں دیکھنے کو نکل پڑیں۔

جاتے جاتے اگر ایک باؤلی کے بارے بات ہو جائے تو حرج ہی کیا ہے۔ آپ شیخوپورہ کے نواحی علاقے جنڈیالہ شیر خان میں وارث شاہ کے مزار کے صدر دروازے سے جھانکیں تو اس کی چار دیواری کے پار آپ کو شیر شاہ سوری کی تعمیر کردہ باؤلی کی عمارت نظر آنے لگے گی۔ شیر شاہ سوری جس نے پشاور سے کلکتہ تک جرنیلی سڑک کو بنیادی طور پر پختہ کروایا تھا۔

یہ اسی سڑک پر تعمیر کی گئی جہاں ہزاروں برس بیشتر ہندوستان کے راجاؤں نے ایک شاہراہ تعمیر کی تھی مگر اس سڑک پر سہولیات، مسافروں اور پیغام بروں کے لیے محفوظ پناہ گاہیں اور سرائے، یہ سب ایک پٹھان نے ہی تعمیر کروایا تھا۔ باؤلی کیا ہے، ایسا کنواں جس کے پانی تک پہنچنے کے لیے کوئی راستہ یا سیڑھیاں بنائی جاتی تھیں، باؤلی کہلاتا تھا۔

ویسے تو شیر شاہ سوری نے بہت سی باؤلیاں تعمیر کروائی تھیں مگر تاریخ کہتی ہے جنڈیالہ شیر خان کی باؤلی تب بھی باؤلیوں میں اپنی مثال آپ تھی اور آج بھی ہے۔ جنڈیالہ شیر خان کا یہ علاقہ مغل بادشاہ اکبر کی مرہونِ منت تھا۔ شیر خان جو اکبر کی فوج میں ایک جنرل تھا، اکبر نے یقیناً اس کے کسی کام سے خوش ہو کر اسے ایک وسیع علاقہ عنایت کیا جسے اس جنرل شیر خان نے آباد کروایا۔ یہی علاقہ آج جنڈیالہ شیر خان کہلاتا ہے۔

جنڈیالہ اس لیے کہ یہاں جنڈ کے بہت قدیم شجر تھے۔ آپ اس باؤلی کے احاطے میں داخل ہوں تو آپ کا استقبال ایک جھوٹی سنگِ مرمر کی تختی کرتی ہے۔ ہم نے تو جب بھی سنا، باؤلی شیر شاہ سوری ہی سنا مگر تختی کی عبارت کچھ یوں ہے ''باؤلی جنڈیالہ شیر خان، مغلیہ فنِ تعمیر کا شاہ کار'' ہمارے بہت سے چوک، علاقے پہلے غیر مسلم تھے جنھیں ہم نے تقسیم کے بعد زبردستی مسلمان کیا، یہاں تک کہ دریائے کشن گنگا کو بھی دریائے نیلم کر دیا، مگر نہ جانے کیوں باؤلی شیر شاہ سوری کو خواہ مخواہ مغلوں کے کھاتے میں ڈال دیا گیا۔

بلاشبہ برصغیر پاک و ہند کی زیادہ تر تاریخ عمارات مغلوں نے ہی بنوائیں مگر اب ایسا بھی کیا کہ ہر شاہ کار کو مغلوں کے کھاتے میں ڈال دیا جائے۔ ماضی قریب میں اس باؤلی کے بڑے گنبد تلے ایک تالاب ہوا کرتا تھا اور وہ بچے جو سوکھے کی بیماری کا شکار ہو کر مرنے والے ہوتے تھے انھیں اس تالاب کے پانیوں میں نہلایا جاتا تھا تو وہ صحت مند ہو جاتے تھے۔ اب تالاب خشک ہو چکا ہے لیکن اس باؤلی کے باہر جنڈ کے ایک شجر کے سائے میں ایک ہینڈ پمپ ہے اس کے پانیوں میں بھی یہی تاثیر ہے، کیوں کہ بنیادی طور پر پانی تو اسی زمین کا ہے۔

باؤلی میں اگرچہ اب پانی نہیں مگر پھر بھی ٹھنڈک تھی۔ یہاں نیچے موسم بہت بہتر تھا۔ باؤلی کے باہر چلنے والی لو جب باؤلی کے اندر آتی تھی تو ٹھنڈی ہو جاتی تھی مگر یہاں بھی اصل مسئلہ صفائی ہی ہے۔ باؤلی کے کنویں تک جاتے ہوئے جو جگہ سب سے ٹھنڈی اور صاف ہونی چاہیے تھی وہ اتنی ہی گندی اور بدبودار ہے۔

سوال یہ ہے کہ یہاں گند آتا کہاں سے ہے؟ کیا کوئی ملک دشمن عناصر ہیں جو یہاں کوڑا کرکٹ پھینک کر چلے جاتے ہیں یا پھر کوئی غیبی قوتیں یہ کام کرتی ہیں؟ یقیناً یہاں کوڑا کرکٹ ان نام نہاد سیاحوں کا ہی پھیلایا ہوا ہے جو سیاحت کا لبادہ اوڑھ کر یہاں آ کر وال چاکنگ کرتے ہیں اور اپنے ساتھ لائے ہوئے چپس اور جوس کے خالی پیکٹ یہاں پھینک کر چلے جاتے ہیں۔

پیارے اور بہت ہی پیارے دوستو! اپنے محبوب کا نام ان تاریخی عمارات پر لکھ دینے سے محبوب آپ کو مل نہیں جائے گا مگر عوام الناس کی جانب سے ملامتیں ضرور وصول کرے گا۔ ایسے ایسے پروجیکٹ بار بار نہیں بنتے۔ اپنے ورثے اور تاریخی عمارات کی حفاظت کرنا سیکھیں۔

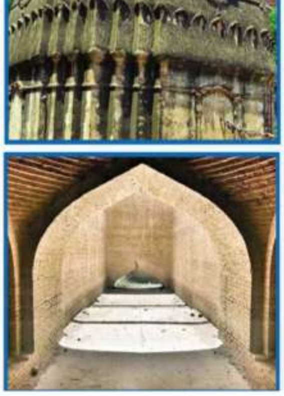

چین کی امن عالم اور ترقی کی طرف پیشقدمی!

نفیس صدیقی

چین میں **14** اور **15** مئی **2017**ء کو "بیلٹ اینڈ روڈ انٹرنیشنل فورم" کا انعقاد تاریخ انسانی کا اہم واقعہ ہے۔ اسے محض ایک عالمی سربراہ کانفرنس سے تعبیر نہیں کیا جا سکتا۔ یہ فورم ایک نیا عہد شروع ہونے کا تاریخی عمل ہے۔ عالمی رہنماؤں کے اس غیر روایتی اجتماع میں چین نے "ون بیلٹ ون روڈ" یعنی ایک پٹی ایک شاہراہ کا تصور دیا۔ یہ ایسی تبدیلی کا تصور ہے، جس کے بارے میں پہلے کسی نے سوچا بھی نہیں ہوگا۔ یہ فکر کی تبدیلی ہے۔ تاریخ میں پہلی مرتبہ صدیوں پرانے نوآبادیاتی اور سامراجی تصورات پر کاری ضرب پڑی ہے۔

ون بیلٹ ون روڈ (**OBOR**) ایک ایسا منصوبہ ہے، جس کے تحت دنیا کے **65** ممالک کو ایک شاہراہ سے منسلک کیا جائے گا۔ اس شاہراہ کے **6** کاریڈور ہوں گے۔ نیوزی لینڈ اور قطب شمالی سے لیکر سری لنکا اور افغانستان تک کے ممالک اس منصوبے میں شامل ہونگے۔ دنیا کی نصف سے زیادہ آبادی منصوبے سے استفادہ کرے گی۔ یہ سارا منصوبہ **900** ارب ڈالر کا ہوگا۔ ایک پٹی ایک شاہراہ (اوبور) سے نئی دنیا جنم لے گی، جو اس دنیا سے مختلف ہوگی، جس کا اب تک تاریخ نے مشاہدہ کیا ہے۔ اوبور کا تصور دنیا کیلئے قابل قبول ہے کیونکہ اس کا بنیادی خیال استحصال نہیں بلکہ ترقی میں شراکت داری ہے۔ چین نہ صرف اس ترقی کا محرک ہے بلکہ مالیاتی وسائل بھی فراہم کرنیوالا ہے۔ تمام **65** ممالک اس منصوبے میں شریک ہونے پر آمادہ ہیں یا آمادگی ظاہر کرنے والے ہیں۔ اوبور کا تصور کسی کے خلاف نہیں اور نہ ہی اس میں جارحیت کا عنصر ہے۔ یہ تسخیر کائنات اور نئی دنیا کی تعمیر کا تصور ہے۔ اس لئے اس کی مخالفت بھی کوئی آسان کام نہیں ہے۔

مغربی ذرائع ابلاغ اوبور کے منصوبے کو چین کے نیو ورلڈ آرڈر (نئے عالمی ضابطہ) سے تعبیر کر رہے ہیں۔ وہ یہ تاثر دینے کی کوشش کر رہے ہیں کہ چین تاریخ انسانی کی ایک خطرناک طاقت بن کر ابھر رہا ہے۔ مغربی ذرائع ابلاغ کی اس رائے کے پس پردہ عالمی سامراجی طاقتوں کا خوف ہے کیونکہ چین نے یہ تصور دے کر ان کے روایتی سامراجی حربوں کو تاریخ میں پہلی مرتبہ غیر موثر بنا دیا ہے۔ یہ ٹھیک ہے کہ چین کا یہ تصور اس کے اپنے مفادات کی تکمیل کیلئے بھی ہے لیکن چین نے اس کیلئے وہ راستہ اختیار کیا ہے، جو تاریخ میں کسی نے نہیں اختیار کیا۔ چین نے سب کچھ چھین لینے کی بجائے سب کچھ دے دو کی پالیسی اپنائی ہے۔ وہ دنیا کی نصف سے زیادہ آبادی کی معاشی ترقی میں مدد کرنا چاہتا ہے۔ اس کے نتیجے میں دنیا کی قیادت اس کے پاس چلی جائے گی۔ چینی قوم دنیا کی قدیم ترین تہذیبوں میں سے ایک انتہائی مالا مال (**Rich**) تہذیب کی وارث ہے۔ ماضی میں چین کا اپنے خطے میں اگرچہ روایتی نوآبادیاتی اور سامراجی کردار رہا ہے لیکن یہ کردار مغربی اقوام کی طرح نہیں رہا۔ مغربی اقوام خصوصاً اینگلوسیکسن نسلی گروہوں نے کئی صدیوں سے لوٹ مار، استحصال، استبداد، جنگوں اور خونریزی کے ذریعے نہ صرف اپنی بالادستی کو قائم رکھا ہوا ہے بلکہ ان کی بقا کا انحصار اپنے عوامل پر ہے۔ امریکہ اور اس کی اتحادی سابقہ نوآبادیاتی اور موجودہ سامراجی مغربی اقوام نے دنیا کے وسائل پر قبضہ کرنے کیلئے ہتھیاروں، قرضوں، جنگوں اور خونریزی کے طریقے اختیار کئے رکھے۔ چینی قوم نے نوآبادیاتی اور سامراجی طریقوں پر کبھی انحصار نہیں کیا۔ چینی قوم نے اپنی بقا کیلئے اپنی غیر معمولی صلاحیتوں اور اپنے وسائل پر انحصار کیا۔ چین کی آبادی بہت بڑی ہے۔ چین کی قیادت یہ سمجھتی ہے کہ اتنی بڑی آبادی کی ضروریات کو روایتی سامراجی اور نوآبادیاتی طریقوں سے مستقل بنیادوں پر پورا نہیں کیا جا سکتا۔ شاید اسی لئے چین نے اپنی معاشی پیداوار کو ساری دنیا میں سہولت کے ساتھ پہنچانے کیلئے معاشی ترقی میں شراکت داری کا عظیم تصور دیا ہے۔ دنیا نوآبادیاتی، جدید نوآبادیاتی اور سامراجی ہتھکنڈوں سے اکتا چکی ہے اور ان ہتھکنڈوں کو شعوری طور پر مسترد کر رہی ہے۔ اسے وہ معیشت قبول نہیں ہے، جو ہتھیاروں کی پیداوار میں بے تحاشا اضافے سے چلتی ہو۔ دنیا کو وہ سیاست قبول نہیں ہے جس میں دہشت گرد بھی مخصوص عالمی طاقتوں کے اشارے پر کام کر رہے ہوں اور دہشت گردی کیخلاف جنگ کرنے والی ریاستیں اور حکومتیں بھی اپنی مخصوص عالمی طاقتوں کے ایجنڈے کی تکمیل کر رہی ہوں۔ دنیا ایسے تصورات سے کانپ جاتی ہے، جو تیل، گیس اور دیگر قدرتی اور معدنی وسائل پر قبضے کیلئے سیاسی فلسفہ بنا کر پیش کئے جاتے ہوں۔ یہی وجہ ہے کہ چین کا "اوبور" کا وژن پوری دنیا کو اپیل کر رہا ہے۔ یہاں تک کہ یورپ بھی اس کا حصہ بنا چاہتا ہے۔

مغربی ذرائع ابلاغ اوبور کے منصوبے کو چین کے نیو ورلڈ آرڈر (نئے عالمی ضابطہ) سے تعبیر کر رہے ہیں۔ وہ یہ تاثر دینے کی کوشش کر رہے ہیں کہ چین تاریخ انسانی کی ایک خطرناک طاقت بن کر ابھر رہا ہے۔ مغربی ذرائع ابلاغ کی اس رائے کے پس پردہ عالمی سامراجی طاقتوں کا خوف ہے کیونکہ چین نے یہ تصور دے کر ان کے روایتی سامراجی حربوں کو تاریخ میں پہلی مرتبہ غیر موثر بنا دیا ہے۔ یہ ٹھیک ہے کہ چین کا یہ تصور اس کے اپنے مفادات کی تکمیل کیلئے بھی ہے لیکن چین نے اس کیلئے وہ راستہ اختیار کیا ہے، جو تاریخ میں کسی نے نہیں اختیار کیا۔ چین نے سب کچھ چھین لینے کی بجائے سب کچھ دے دو کی پالیسی اپنائی ہے۔ وہ دنیا کی نصف سے زیادہ آبادی کی معاشی ترقی میں مدد کرنا چاہتا ہے۔ اس کے نتیجے میں دنیا کی قیادت اس کے پاس چلی جائے گی۔ چینی قوم دنیا کی قدیم ترین تہذیبوں میں سے ایک انتہائی مالا مال (**Rich**) تہذیب کی وارث ہے۔ ماضی میں چین کا اپنے خطے میں اگرچہ روایتی نوآبادیاتی اور سامراجی کردار رہا ہے لیکن یہ کردار مغربی اقوام کی طرح نہیں رہا۔ مغربی اقوام خصوصاً اینگلوسیکسن نسلی گروہوں نے کئی صدیوں سے لوٹ مار، استحصال، استبداد، جنگوں اور خونریزی کے ذریعے نہ صرف اپنی بالادستی کو قائم رکھا ہوا ہے بلکہ ان کی بقا کا انحصار اپنے عوامل پر ہے۔ امریکہ اور اس کی اتحادی سابقہ نوآبادیاتی اور موجودہ سامراجی مغربی اقوام نے دنیا کے وسائل پر قبضہ کرنے کیلئے ہتھیاروں، قرضوں، جنگوں اور خونریزی کے طریقے اختیار کئے رکھے۔ چینی قوم نے نوآبادیاتی اور سامراجی طریقوں پر کبھی انحصار نہیں کیا۔ چینی قوم نے اپنی بقا کیلئے اپنی غیر معمولی صلاحیتوں اور اپنے وسائل پر انحصار کیا۔ چین کی آبادی بہت بڑی ہے۔ چین کی قیادت یہ سمجھتی ہے کہ اتنی بڑی آبادی کی ضروریات کو روایتی سامراجی اور نوآبادیاتی طریقوں سے مستقل بنیادوں پر پورا نہیں کیا جا سکتا۔ شاید اسی لئے چین نے اپنی معاشی پیداوار کو ساری دنیا میں سہولت کے ساتھ پہنچانے کیلئے معاشی ترقی میں شراکت داری کا عظیم تصور دیا ہے۔ دنیا نوآبادیاتی، جدید نوآبادیاتی اور سامراجی ہتھکنڈوں سے اکتا چکی ہے اور ان ہتھکنڈوں کو شعوری طور پر مسترد کر رہی ہے۔ اسے وہ معیشت قبول نہیں ہے، جو ہتھیاروں کی پیداوار میں بے تحاشا اضافے سے چلتی ہو۔ دنیا کو وہ سیاست قبول نہیں ہے جس میں دہشت گرد بھی مخصوص عالمی طاقتوں کے اشارے پر کام کر رہے ہوں اور دہشت گردی کیخلاف جنگ کرنے والی ریاستیں اور حکومتیں بھی اپنی مخصوص عالمی طاقتوں کے ایجنڈے کی تکمیل کر رہی ہوں۔ دنیا ایسے تصورات سے کانپ جاتی ہے، جو تیل، گیس اور دیگر قدرتی اور معدنی وسائل پر قبضے کیلئے سیاسی فلسفہ بنا کر پیش کئے جاتے ہوں۔ یہی وجہ ہے کہ چین کا "اوبور" کا وژن پوری دنیا کو اپیل کر رہا ہے۔ یہاں تک کہ یورپ بھی اس کا حصہ بنا چاہتا ہے۔ مغربی ذرائع ابلاغ اوبور کے منصوبے کو چین کے نیو ورلڈ آرڈر (نئے عالمی ضابطہ) سے تعبیر کر رہے ہیں۔ وہ یہ تاثر دینے کی کوشش کر رہے ہیں کہ چین تاریخ انسانی کی ایک خطرناک طاقت بن کر ابھر رہا ہے۔ مغربی ذرائع ابلاغ کی اس رائے کے پس پردہ عالمی سامراجی طاقتوں کا خوف ہے کیونکہ چین نے یہ تصور دے کر ان کے روایتی سامراجی حربوں کو تاریخ میں پہلی مرتبہ غیر موثر بنا دیا ہے۔ یہ ٹھیک ہے کہ چین کا یہ تصور اس کے اپنے مفادات کی تکمیل کیلئے بھی ہے لیکن چین نے اس کیلئے وہ راستہ اختیار کیا ہے، جو تاریخ میں کسی نے نہیں اختیار کیا۔ چین نے سب کچھ چھین لینے کی بجائے سب کچھ دے دو کی پالیسی اپنائی ہے۔ وہ دنیا کی نصف سے زیادہ آبادی کی معاشی ترقی میں مدد کرنا چاہتا ہے۔ اس کے نتیجے میں دنیا کی قیادت اس کے پاس چلی جائے گی۔ چینی قوم دنیا کی قدیم ترین تہذیبوں میں سے ایک انتہائی مالا مال (**Rich**) تہذیب کی وارث ہے۔ ماضی میں چین کا اپنے خطے میں اگرچہ روایتی نوآبادیاتی اور سامراجی کردار رہا ہے لیکن یہ کردار مغربی اقوام کی طرح نہیں رہا۔ مغربی اقوام خصوصاً اینگلوسیکسن نسلی گروہوں نے کئی صدیوں سے لوٹ مار، استحصال، استبداد، جنگوں اور خونریزی کے ذریعے نہ صرف اپنی بالادستی کو قائم رکھا ہوا ہے بلکہ ان کی بقا کا انحصار اپنے عوامل پر ہے۔ امریکہ اور اس کی اتحادی سابقہ نوآبادیاتی اور موجودہ سامراجی مغربی اقوام نے دنیا کے وسائل پر قبضہ کرنے کیلئے ہتھیاروں، قرضوں، جنگوں اور خونریزی کے طریقے اختیار کئے رکھے۔ چینی قوم نے نوآبادیاتی اور سامراجی طریقوں پر کبھی انحصار نہیں کیا۔ چینی قوم نے اپنی بقا کیلئے اپنی غیر معمولی صلاحیتوں اور اپنے وسائل پر انحصار کیا۔ چین کی آبادی بہت بڑی ہے۔ چین کی قیادت یہ سمجھتی ہے کہ اتنی بڑی آبادی کی ضروریات کو روایتی سامراجی اور نوآبادیاتی طریقوں سے مستقل بنیادوں پر پورا نہیں کیا جا سکتا۔ شاید اسی لئے چین نے اپنی معاشی پیداوار کو ساری دنیا میں سہولت کے ساتھ پہنچانے کیلئے معاشی ترقی میں شراکت داری کا عظیم تصور دیا ہے۔ دنیا نوآبادیاتی، جدید نوآبادیاتی اور سامراجی ہتھکنڈوں سے اکتا چکی ہے اور ان ہتھکنڈوں کو شعوری طور پر مسترد کر رہی ہے۔ اسے وہ معیشت قبول نہیں ہے، جو ہتھیاروں کی پیداوار میں بے تحاشا اضافے سے چلتی ہو۔ دنیا کو وہ سیاست قبول نہیں ہے جس میں دہشت گرد بھی مخصوص عالمی طاقتوں کے اشارے پر کام کر رہے ہوں اور دہشت گردی کیخلاف جنگ کرنے والی ریاستیں اور حکومتیں بھی اپنی مخصوص عالمی طاقتوں کے ایجنڈے کی تکمیل کر رہی ہوں۔ دنیا ایسے تصورات سے کانپ جاتی ہے، جو تیل، گیس اور دیگر قدرتی اور معدنی وسائل پر قبضے کیلئے سیاسی فلسفہ بنا کر پیش کئے جاتے ہوں۔ یہی وجہ ہے کہ چین کا "اوبور" کا وژن پوری دنیا کو اپیل کر رہا ہے۔ یہاں تک کہ یورپ بھی اس کا حصہ بنا چاہتا ہے۔ دنیا کو وہ سیاست قبول نہیں ہے جس میں دہشت گرد بھی مخصوص عالمی طاقتوں کے اشارے پر کام کر رہے ہوں اور دہشت گردی کیخلاف جنگ کرنے والی ریاستیں اور حکومتیں بھی اپنی مخصوص عالمی طاقتوں کے ایجنڈے کی تکمیل کر رہی ہوں۔ دنیا ایسے تصورات سے کانپ جاتی ہے، جو تیل، گیس اور دیگر قدرتی اور معدنی وسائل پر قبضے کیلئے سیاسی فلسفہ بنا کر پیش کئے جاتے ہوں۔ یہی وجہ ہے کہ چین کا "اوبور" کا وژن پوری دنیا کو اپیل کر رہا ہے۔ یہاں تک کہ یورپ بھی اس کا حصہ بنا چاہتا ہے۔

ایک پٹی ایک شاہراہ پر چین دنیا کی جو نئی صف بندی کرنا چاہتا ہے، وہ اپنے جوہر میں انتہاپسندی اور دہشت گردی کیخلاف ہے۔ انتہاپسندی اور دہشت گردی غربت کی پیداوار ہیں۔ مغربی سامراجی اقوام کی عالمی بالادستی کی پالیسیوں نے غربت کو جنم دیا۔ انہوں نے انتہاپسندی اور دہشت گردی کے فروغ کیلئے بڑی سرمایہ کاری کی۔ اب یہی سامراجی ممالک چین کے بارے میں یہ کہہ رہے ہیں کہ چین غیر سودمند سرمایہ کاری کر رہا ہے۔ اگر امریکہ اور اس کے حواریوں کی جنگوں، ہتھیاروں، دہشت گردی اور انتہاپسندی میں ہونے والی سرمایہ کاری غیر سودمند نہیں ہے تو چین کی سرمایہ کاری کیسے غیر سودمند ہو سکتی ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اوبور کا منصوبہ قابل عمل نہیں ہے کیونکہ اس ایک پٹی ایک شاہراہ پر کئی ایسے ممالک اور خطے ہیں، جو عدم استحکام کا شکار ہیں۔ ان میں پاکستان، افغانستان، عراق، شام وغیرہ کا نام لیا جاتا ہے۔ لیکن ان ممالک اور دیگر خطوں میں عدم استحکام اور انتشار کا بنیادی سبب سامراجی ملکوں کی پالیسیاں ہیں۔ یہ سبب اگر ختم ہو جائے تو یہاں استحکام آ سکتا ہے۔ اوبور کا منصوبہ انتشار اور عدم استحکام ختم کرنے کا منصوبہ ہے۔ بیلٹ اینڈ روڈ انٹرنیشنل فورم میں **29** ملکوں کے سربراہان مملکت و حکومت، **70** سے زائد ملکوں کے نمائندوں، ورلڈ بینک، عالمی مالیاتی فنڈ (آئی ایم ایف) اور دیگر عالمی مالیاتی اداروں کے سربراہوں، **20** سے زائد عالمی تنظیموں کے نمائندوں اور اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل نے شرکت کی۔ فورم سے پہلے کئی کانفرنسز، سیمینارز اور ورکشاپس منعقد ہوئیں، جن میں دنیا کے مختلف شعبوں میں سرمایہ کاری سے متعلق امور پر غور کیا گیا لیکن یہ پہلا عالمی ایونٹ ہے، جس میں نہ تو فوجی اور دفاعی معاملات پر بات ہوئی اور نہ ہی ہتھیاروں کی خرید و فروخت کے معاہدے ہوئے۔ چین کے نجی اور سرکاری بینک اور مالیاتی اداروں نے یورپ کی امیر ترین حکومتوں، کثیر القومی اداروں سمیت دنیا کے دیگر ملکوں اور حکومتوں کو انفرااسٹرکچر، ٹیکنالوجی، سائنس، زراعت، صنعت، توانائی تعلیم، صحت اور دیگر غیر فوجی شعبوں میں سستے قرضے فراہم کرنے یا سرمایہ کاری کرنے کی پیشکش کی۔ چین کے بینک اور مالیاتی ادارے عالمی بینک، آئی ایم ایف اور دیگر سامراجی مالیاتی اداروں کا متبادل بن کر ابھر رہے ہیں۔ ان عالمی مالیاتی اداروں کو ایک امریکی ماہر معیشت نے "غربت کے آقا" کا نام دیا ہے۔ اوبور وژن پر عمل درآمد میں بہت زیادہ مشکلات حائل ہو سکتی ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس وژن نے فکر تبدیل کر دی ہے۔ دنیا بھر کے لوگوں کی "جنت الارض" سے متعلق امنگوں کو بھڑکا دیا ہے اور صدیوں پرانے استحصالی، نوآبادیاتی، جدید نوآبادیاتی اور سامراجی نظریوں کو منطق سے عاری کر دیا ہے۔

ایک پٹی ایک شاہراہ پر چین دنیا کی جو نئی صف بندی کرنا چاہتا ہے، وہ اپنے جوہر میں انتہاپسندی اور دہشت گردی کیخلاف ہے۔ انتہاپسندی اور دہشت گردی غربت کی پیداوار ہیں۔ مغربی سامراجی اقوام کی عالمی بالادستی کی پالیسیوں نے غربت کو جنم دیا۔ انہوں نے انتہاپسندی اور دہشت گردی کے فروغ کیلئے بڑی سرمایہ کاری کی۔ اب یہی سامراجی ممالک چین کے بارے میں یہ کہہ رہے ہیں کہ چین غیر سودمند سرمایہ کاری کر رہا ہے۔ اگر امریکہ اور اس کے حواریوں کی جنگوں، ہتھیاروں، دہشت گردی اور انتہاپسندی میں ہونے والی سرمایہ کاری غیر سودمند نہیں ہے تو چین کی سرمایہ کاری کیسے غیر سودمند ہو سکتی ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اوبور کا منصوبہ قابل عمل نہیں ہے کیونکہ اس ایک پٹی ایک شاہراہ پر کئی ایسے ممالک اور خطے ہیں، جو عدم استحکام کا شکار ہیں۔ ان میں پاکستان، افغانستان، عراق، شام وغیرہ کا نام لیا جاتا ہے۔ لیکن ان ممالک اور دیگر خطوں میں عدم استحکام اور انتشار کا بنیادی سبب سامراجی ملکوں کی پالیسیاں ہیں۔ یہ سبب اگر ختم ہو جائے تو یہاں استحکام آ سکتا ہے۔ اوبور کا منصوبہ انتشار اور عدم استحکام ختم کرنے کا منصوبہ ہے۔ بیلٹ اینڈ روڈ انٹرنیشنل فورم میں **29** ملکوں کے سربراہان مملکت و حکومت، **70** سے زائد ملکوں کے نمائندوں، ورلڈ بینک، عالمی مالیاتی فنڈ (آئی ایم ایف) اور دیگر عالمی مالیاتی اداروں کے سربراہوں، **20** سے زائد عالمی تنظیموں کے نمائندوں اور اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل نے شرکت کی۔ فورم سے پہلے کئی کانفرنسز، سیمینارز اور ورکشاپس منعقد ہوئیں، جن میں دنیا کے مختلف شعبوں میں سرمایہ کاری سے متعلق امور پر غور کیا گیا لیکن یہ پہلا عالمی ایونٹ ہے، جس میں نہ تو فوجی اور دفاعی معاملات پر بات ہوئی اور نہ ہی ہتھیاروں کی خرید و فروخت کے معاہدے ہوئے۔ چین کے نجی اور سرکاری بینک اور مالیاتی اداروں نے یورپ کی امیر ترین حکومتوں، کثیر القومی اداروں سمیت دنیا کے دیگر ملکوں اور حکومتوں کو انفرااسٹرکچر، ٹیکنالوجی، سائنس، زراعت، صنعت، توانائی تعلیم، صحت اور دیگر غیر فوجی شعبوں میں سستے قرضے فراہم کرنے یا سرمایہ کاری کرنے کی پیشکش کی۔ چین کے بینک اور مالیاتی ادارے عالمی بینک، آئی ایم ایف اور دیگر سامراجی مالیاتی اداروں کا متبادل بن کر ابھر رہے ہیں۔ ان عالمی مالیاتی اداروں کو ایک امریکی ماہر معیشت نے "غربت کے آقا" کا نام دیا ہے۔ اوبور وژن پر عمل درآمد میں بہت زیادہ مشکلات حائل ہو سکتی ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس وژن نے فکر تبدیل کر دی ہے۔ دنیا بھر کے لوگوں کی "جنت الارض" سے متعلق امنگوں کو بھڑکا دیا ہے اور صدیوں پرانے استحصالی، نوآبادیاتی، جدید نوآبادیاتی اور سامراجی نظریوں کو منطق سے عاری کر دیا ہے۔

وطن
سرینگر

کشمیر میں عورتیں ظلم کا شکار

جموں و کشمیر میں عورتوں کا رول ہمیشہ گھریلوں زندگی تک ہی محدود ہوتا تھا مگر پچھلے کچھ دہائیوں سے دُنیا اور ملک کی دوسری ریاستوں کے ساتھ ساتھ جموں و کشمیر میں لڑکیوں کے ساتھ عورتوں کا بھی گھر اور نوکری میں اپنا لوہا منوایا۔ آج کل ہم دیکھتے ہے کہ جموں و کشمیر کی لڑکیاں ہر شعبہ میں لڑکوں کے شانہ بہ شانہ چلتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں یہاں تک کہ اب اینڈین ایڈمنسٹریٹو سروس سے پولیس سروس تک لڑکیاں اپنے آپ کو ثابت کرنے میں کامیاب ہوئی۔ ہمارے کشمیر وادی کی بہت ساری لڑکیاں سول و پولیس محکمہ میں بڑے بڑے عہدوں پر فائز ہے جو کہ کچھ وقت تک ناممکن دکھائی دیتا تھا۔ لڑکیوں کا ہر ایک شعبہ میں نمایاں کارکردگی کرنے کے ساتھ ساتھ جموں و کشمیر اور خاص کر کشمیر میں لڑکیوں پر بھی گھر اور سُسرال والوں کی طرف سے تنگ وطلب کیا جاتا ہے۔ ہماری وادی میں بہت سے ایسے واقعات رونما ہوئے جس میں لڑکیوں کو اپنے ہی خاوند یا شوہر کی طرف سے کئی مصیبتوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے اتنا ہی نہیں پھر ساس، سُسر، نند و دیگر رشتہ داروں کی طرف سے بھی ساری مشکلات در پیش آتے ہیں۔ لڑکی جب شادی کے بندھن میں بند جاتی ہے تو سب سے پہلی تلوار اُس کے باہر جانے اور نوکری پر پڑتی ہے آج زمانہ چونکہ بدل چکا ہے اِس لئے مرد و عورت دونوں کو چاہئے کہ ایک دوسرے کا ساتھ دے نہ کہ مرد کو اپنی مردانگی کا مُظاہرہ عورت کو قیدی بنانا اور اُس کی خواہشات کو دبانے یا اُن کو اُنکی آزادی چھینا شاید مردانگی نہیں۔ ہم لوگوں کو چاہئے کہ عورت کو وہ مقام دے جو اسلام نے عورتوں کے لئے مخصوص کیا ہوا ہے۔ اسلام کے زہور سے پہلے عورتوں پر ظلم و زیادتی ایک عام سی بات تھی مگر اسلام نے عورت کو فرش سے اُٹھا کر عرش تک لیا اور وہ منصب عطا کیا جس میں عورت جو ایک بہن ایک بیوی اور ایک ماں ہوتی ہے اور کہا گیا کہ ماں کے قدموں کے نیچے جنت ہے۔ مگر افسوس کے ساتھ یہ بات کہنی پڑتی ہے کہ ہمارے کشمیر میں آج عورت کو جوتے کا مقام دیا گیا ہے جو سراسر قانونا اور اسلام کے منافی عمل ہے کیونکہ عورت کی وجہ سے ہی یہ دنیا قائم و دائم ہے اِس لئے ایک مرد کو عقلمندی کا مظاہرہ کر کے ایک عورت کو ایسا مقام دینا چاہیے جس سے عورت کو جسمانی و دماغی نشو و نما ہو نہ کہ ایسا عمل کرنا چاہیے جس سے عورت پاگل پن کا شکار ہو۔

کے تحت صارفین کو دی گئی سبسڈی میں مرکزی حکومت کی طرف سے **50.78** کروڑ روپے اور یوٹی حکومت کی طرف سے **2** کروڑ روپے شامل ہیں۔ یوٹی بھر سے **64,080** درخواستیں موصول ہوئی ہیں

110

نہ لاتے ہوئے چل بسا، جس سے اس نے اپنے خاندان، دوستوں اور مقامی کرکٹ برادری کو گہرے سوگ میں چھوڑ دیا۔ اپنی صلاحیتوں اور کھیل کے شوق کے لیے بڑے پیمانے پر جانا جاتا ہے، مزمل کو مقامی کرکٹ حلقوں میں ایک ابھرتا ہوا ستارہ سمجھا جاتا تھا۔ اس کی بے وقت موت نے پورے علاقے میں صدمے کی لہریں بھیج دی ہیں، رہائشیوں نے اسے ناقابل تلافی نقصان قرار دیا ہے۔ مقامی لوگوں نے نوجوانوں پر زور دیا ہے کہ وہ گاڑی چلاتے وقت زیادہ احتیاط برتیں، خاص طور پر جب دو پہیہ گاڑیوں پر سوار ہوں۔ ایک غم زدہ رہائشی نے بتایا کہ تیز رفتار ڈرائیونگ سے ہونے والی ہلاکتیں قیمتی زندگیوں کو تباہ کر تی ہیں۔ ٹریفک پولیس سے سڑک کی

حفاظت سے متعلق آگاہی مہم کو تیز کرنے اور مستقبل میں اس طرح کے واقعات کی روک تھام کے لیے زمینی نفاذ کو بہتر بنانے کے لیے ایک بار پھر مطالبہ کیا گیا ہے۔

111

شکایات اور مطالبات کو بغور سُنا اور یقین دلایا کہ متعلقہ محکموں کے باہمی اشتراک سے ان مسائل کا فوری اُزالہ کیا جائے گا۔ اُنہوں نے عوامی ایک بڑے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عمر عبداللہ کی قیادت میں موجودہ حکومت ایک عوام دوست حکومت ہے جو شفافیت، جوابدہی اور شہریوں پر مبنی طرز حکمرانی کے لئے پُرعزم ہے۔ اُنہوں نے کہا، ''ہم عوامی خدمات میں بہتری، مساوی ترقی اور بنیادی سہولیات کی گھر گھر فراہمی کو یقینی بنانے کے لئے انتھک محنت کر رہے ہیں۔'' وزیر موصوفہ نے مزید کہا کہ حکومت کی طرف سے کئے گئے تمام وعدے مرحلہ وار اور شفاف طریقے سےتمام وعدے مرحلہ وار اور شفاف طریقے سے پورے کئے جائیں گے۔ سکینہ ایتو نے علاقے میں پینے کے

پانی کی قلت کو دور کرنے کے لئے **2.5** کروڑ روپے کی لاگت سے ایک نئی واٹر سپلائی سکیم کی منظوری کا بھی اعلان کیا۔ اُنہوں نے خطے کی ہمہ جہت ترقی کے لئے جاری نئے ترقیاتی منصوبوں پر بھی روشنی ڈالی۔

112

یاترا کے آغاز کے بعد سے اب تک **3** لاکھ **60** ہزار سے زیادہ یاتریوں نے گپھا پر حاضری دی ہے۔ عہدیداروں نے بتایا کہ پولیس اور سی آر پی ایف کے اہلکاروں کی حفاظت کے ساتھ **2324** یاتریوں کا **24** واں قافلہ جن میں

377 خواتین اور **51** سادھو اور سادھو شامل ہیں، **92** گاڑیوں میں جموں کے بھگوتی نگر بیس کیمپ سے گپھا کے لیے روانہ ہوئے۔ انہوں نے کہا کہ پہلا قافلہ، **34** گاڑیوں میں **741** یاتریوں کو لیکر گاندربل ضلع میں چھوٹے لیکن **14** کلومیٹر طویل بالتال راستے کے لیے روانہ ہوا، اس کے بعد **58** گاڑیوں میں **1583** یاتریوں کا دوسرا قافلہ جو **48** کلومیٹر کے روایتی پہلگام کے راستے سے یاترا کر رہے ہیں۔ خیال رہے کہ یہ یاترا **9** اگست کو رکشا بندھن کے تہوار کے ساتھ ختم ہونے والی ہے۔

FROM THE OFFICE OF ADVOCATE SHAHID MAKHDOOMI

BEFORE THE HON'BLE PRINCIPAL DISTRICT AND SESSIONS JUDGE AT SRINAGAR
I.HIMAYUN WANI S/O GHULAM MOHAMMAD WANI R/O PEER BAGH OPPOSITE POLICE HEADQUARTERS SRINAGAR
VERSUS
Public at Large.
.non-caveators
In the matter of : CAVEAT PETITION
May it please your Honour,
The Caveators humbly submit as under:
That the Caveators are having reasonable apprehension that any person/s may approach before this Hon'ble court and may file any other proceedings against the caveators and may get an ex-parte interim order against the Caveators which will be pre-judicial and against the rights , interests of the Caveators and also against the express provisions of LawThat the Caveators have also published in the Daily Newspaper a caveat application in order to inform general public. The caveators are owner and in possession of property situated at nowgam gundi nowgam rakhi asham sumbal it is therefore, prayed that in case any person/s may file any proceedings against the Caveators no orders be passed in favour of the said person/s until the Caveators or this counsel is being heard in the matter, same would be in the interest of law and justice

GOVERNMENT OF UT JAMMU AND KASHMIR
OFFICE OF THE EXECUTIVE ENGINEER PCD(PHQ(J&K JAMMU/ SRINAGAR

INVITING E-TENDER NOTICE
e-NIT No/EE-PCD/PHQ/51/2025-26 Dated-:24-07-2025
Expression of interest (EOI(for
Consultancy service (Through e-procurement mode(
)TWO COVER SYSTEM(

For and on behalf of the President of India, Executive Engineer, Police Construction DivisionJ&KJammu/ Srinagar invites Expression of Interest (EOI(for selection of consultant forArchitectural and allied Engineering Consultancy Services from Registered firms/Consultants/Agencies under Indian Partnership Act/Societies Registration Act or Registered Companies underCompanies Act for the following work

S.NO	Particular	Tender value Rs. In Lacs	Earnest Money	Cost of Tender documents	Class of contract
1.	Design, Consultancy and preparation of detailed estimates, BOQ for Conceptual Architectural Designs for all the components, Soil Investigation Structural Designs for the Development of buildings and other related facilities including vetting of drawings from IIT/NIT/DIQC for the work Construction of New Police Post building Tuli Banna, boundary wall and Sentry post Reasi and Construction of New Police Post building Thanole (Panassa(Reasi, boundary wall and sentry post.THE ABOVE DRAWINGS SHALL HAVE TO BE PROVIDED AS Five (05 (SETS OF HARD COPIES (03 Sets in A0 Size and 02 Sets in A3 Sizes & (ONE SET OF SOFT COPY OR MORE IF REQUIRED.	9.14	10000./	Rs. 1,000./	Regd. Consultancy Firm

The bidding document consisting of qualifying information, eligibility criteria, bill ofQuantities set of terms and conditions of contract and other details can be viewed/downloadedfrom the website www.jktenders.gov.in as per the schedule given below:

1.	Date of Issue of Tender Notice	25/07/2025
2.	Period of downloading of bidding documents	25/07/2025 16.30P.M
3.	Bid submission Start Date	26/07/2025 From 09.00A.M
4.	Bid Submission End Date	01/08/2025 upto 4.00P.M
5.	Date & time of opening of Technical Bids (Online.(	02/08/2025 at 11.00A.M in the Office of the Ex.Engineer Police Construction Division Jammu/Srinagar.
6.	Date & time of opening of Financial Bids (Online.(	To be notified after technical bid evaluation

1. Bid documents can be seen at and downloaded from the website http//:jktenders.gov.in. Bid documents contain qualifying criteria for bidder, specifications, bill of quantities, Conditions and other details.
2. Bids must be accompanied with cost of Tender document in shape of e-challan throughTreasury indicating Treasury Voucher No & ,date and also indicating the name of work duly crediting to 0055 MHA (Revenue(uploading a copy of treasury challan/receipt&in case of firms/agencies outside the UT of J&K the cost of tender shall be submitted in the shape of demand draft (DD(of any nationalized/scheduled Bankpledged to Ex.Engineer Police Construction Division PHQ J&K Jammu/Srinagar.The original instruments in respect of cost of documents, performance security pledged to Ex. Engineer Police Construction Division Jammu/Srinagar and relevant documents of L1must be submitted to the Ex.Engineer Police Construction Division PHQ J&K Jammu/ Srinagarwithin 5 days after opening of price bid.
3. Earnest Money -:The earnest money deposit for an amount of Rs. 25000.-/in the shape of CDR/FDR pledged to Executive Engineer PCD PHQ J&K Jammu/ Srinagar of the successful bidder (L1 (shall be released, only after defect liability period, the DLP shall be calculated from the date of successful completion of the work to the satisfaction report of Engineer in charge.

No:-PCD/PHQ/2025-26/6744-52 Dated:-24-07-2025

Sd/-Executive Engineer
PCD PHQ J&K Jmu/Sgr.

DIPK No: 4323/25

Government of Jammu and Kashmir,
Office of the District Programme Officer POSHAN District, Bandipora, Kashmir.

Sub-:Publication of recipe menu to be provided in Anganwadi Centers under SNP for the year 2025-26, inviting of suggestions/objections thereof.

NOTICE

Whereas, pursuant to Government Order No. 44-SW of 2019 dated 29-01-2019 ,there is a Recipe Committee in each district, tasked with deciding the recipes to be provided in Anganwadi Centers (AWCs(within their respective districts. These decisions are to be made considering local demand and traditions, ensuring that the recipes are invariably in consonance with those prescribed under ICDS guidelines and norms. the Procurement Committee shall strictly adhere to the district-level recipe menu.
Whereas, pursuant to Saksham Anganwadi and Poshan 2.0 (3.2.1 ,3.5 ,and 3.6 ,(Supplementary Nutrition (SNP(shall be provided in the form of Hot Cooked Meals (two servings, i.e., morning snacks and hot cooked meals(and Take-Home Ration to enrolled beneficiaries of the Integrated Child Development Services (ICDS ,(keeping in view the locally available ingredients, local taste preferences, and prescribed nutrition norms.
Whereas, pursuant to Order No. 649 SMD of 2019 dated 24-10-2019 issued by the State Mission Director, ICDS MK, Srinagar, the recipe committee has been directed to frame the recipe menu in accordance with the ordered nutritional values specified in the said order.
Whereas, the Poshan 2.0 guidelines (3.2.1 (provide nutritional standards for the following groups: children aged 6-72 months (500 Kcal and 12-15 grams of protein ,(pregnant and lactating mothers (600 Kcal and 18-20 grams of protein ,(and severely malnourished children aged 6-72 months (800 Kcal and 20-25 grams of protein".(
Whereas, this office constituted a committee vide Order No. 02 DPO/Poshan of 2025 dated 12-07-2025 ,and a meeting notice was issued by this office under endorsement No. DPO/Poshan/2025/958-972 dated 12-07-2025 ,regarding the District Level Recipe Committee meeting.
Whereas, a meeting was held on 14-07-2025 in the office chamber of this office, wherein it was decided that the recipe menu to be provided in Anganwadi Centers under ICDS services for the year 2025-26 in District Bandipora, as given at Annexure-A, and the minutes of the meeting were issued under endorsement No. DPO/Poshan/2025/1014-1036 dated 21-07-2025.
Whereas, pursuant to Poshan 2.0 guidelines (3.4 ,(millets should be mandatorily supplied at least once a week. This has also been communicated through letter No. F.No.17/2/2025-CDIIIe-120722 (dated 24th February 2025 ,followed by letter No. MD/Poshan/FR/2025/11313-11435 dated 16-04-2025 .Furthermore, millets are added to the recipe menu with three options: Millet Halwa, Millet Kheer, and Millet Ready-to-Eat, considering factors such as taste, availability, nutritional norms, and the significance of their first-time inclusion.
Whereas, pursuant to Government Order No. 141-JK(SWD(of 2024 dated 25-07-2024 ,Child Development Project Officers were designated to act as Chairpersons of the procurement committees.
Therefore, in view of the aforementioned facts, the recipe menu decided for the year 2025-26 to be provided in Anganwadi Centers is hereby published for seeking suggestions or objections (if any(from all stakeholders, parents, and the general public of District Bandipora. Suggestions or objections shall reach the DPO ICDS office by hand or via email (dpoicdsbandipora04@gmail.com(within 7 days from the publication of this notice, under proper receipt and no suggestion/objection shall be entertained after prescribed time limit

Menu/Recipe for Children in the age group of (6 Months to 3 years, 3 years to 6 years and pregnant ladies/ Nursing mothers(for the year 2025-26.

S. No	DAY	Morning Snacks: 03 Years to 06 Years – Ingredients	Quantity	RECIPEE FOR HCM & THR: Ingredients	06 months to 3 years	03 years to 6 years	Pregnant Ladies/ Nursing Mothers
			EGG	RICE MOONGI KICHDI			
	MONDAY	EGG	1 per child	RICE	100GRAM	100GRAM	100GRAM
				MOONGI	35GRAM	30GRAM	50GRAM
				OIL	5 GRAM	5GRAM	5GRAM
				HALDI	2 GRAM	2 GRAM	2GRAM
				SALT	2 GRAM	2GRAM	2GRAM
2	TUESDAY		Daliya	CHANNA PALAW (KABLI)			
			Daliya – 20 gram Sugar – 10 gram Milk – 10 gram	RICE	100GRAM	100GRAM	100GRAM
				CHANNAKABLI	40GRAM	20GRAM	50GRAM
				OIL	5 GRAM	5GRAM	5GRAM
				HALDI	2 GRAM	1GRAM	2GRAM
				SALT	2 GRAM	1GRAM	2GRAM
		EGG		CHANNA PLAW (BROWN)			
3	WEDNESDAY	EGG	1 per child	RICE	100GRAM	100GRAM	100GRAM
				CHANNA brown	40GRAM	20GRAM	50GRAM
				OIL	5 GRAM	5GRAM	5GRAM
				HALDI	2 GRAM	1GRAM	2GRAM
				SALT	2 GRAM	1GRAM	2GRAM
		Daliya		MOONGI RICE KICHDI			
4	THURSDAY	Daliya	Daliya – 20 gram Sugar – 10 gram Milk – 10 gram	RICE	100GRAM	100GRAM	100GRAM
				MOONGI	35GRAM	30GRAM	50GRAM
				OIL	5 GRAM	5GRAM	5GRAM
				HALDI	2 GRAM	2GRAM	2GRAM
				SALT	2 GRAM	2GRAM	2GRAM
5	FRIDAY	Millets		CHANNA PALAW (KABLI)			
		Millets Halwa/Kheer/Millet Ready to eat	Millet – 30 gram Milk – 15 gram Jaggery – 15 gram	RICE	100GRAM	100GRAM	100GRAM
				CHANNA KABLI	40GRAM	20GRAM	50GRAM
				OIL	5 GRAM	5GRAM	5GRAM
				HALDI	2 GRAM	1GRAM	2GRAM
				SALT	2 GRAM	1GRAM	2GRAM
6	SATURDAY	Daliya		CHANNA PLAW (BROWN)			
		Daliya	Daliya – 20 gram Sugar – 10 gram Milk – 10 gram	RICE	100GRAM	100GRAM	100GRAM
				CHANNA brown	40GRAM	20GRAM	50GRAM
				OIL	5 GRAM	5GRAM	5GRAM
				HALDI	2 GRAM	1GRAM	2GRAM
				SALT	2 GRAM	1GRAM	2GRAM

Sd/-District Programme Officer POSHAN District,
Bandipora, Kashmir

DIPK No: 4315/25

باقیات

101

منڈاویہ کے ساتھ مرکزی وزیر مملکت برائے دفاع سنجے سیٹھ اور ایل اے ایچ ڈی سی کرگل کے چیئرمین محمد جعفر اخون بھی شامل تھے۔ منڈاویہ، نوجوانوں کے امور اور کھیلوں کے مرکزی وزیر نے شرکاء پر زور دیا کہ وہ ایک مضبوط اور ترقی یافتہ ہندوستان کی تعمیر کے لیے خود کو وقف کریں، جس کی رہنمائی ''قوم سب سے پہلے'' کے جذبے سے ہو۔ انہوں نے کہا ''ہم ہمیشہ سے فتح یاب رہے ہیں کیونکہ جیتنا ہماری فطرت ہے۔'' انہوں نے مزید کہا کہ اس پدیاترا کے ذریعے ہم ملک بھر کے نوجوان یہ پیغام دینا چاہتے ہیں کہ ہم سب قوم کے تئیں اپنے فرائض اور ذمہ داریاں نبھانے کا عہد کریں۔ اس موقعہ پر سیٹھ نے اجتماع سے خطاب کیا اور نوجوانوں کی توانائی اور مسلح افواج کی قربانیوں کی تعریف کی۔

102

کی حفاظت کے لیے اپنی زندگیاں وقف کر دیں۔ مادر وطن کے لیے سب کچھ قربان کرنے کا ان کا جذبہ ہر نسل کو متاثر کرتا رہے گا''۔ صدر دروپدی مرمو نے بھی ہفتہ کو کارگل وجے دیوس کے موقع پر اپنی مبارکباد پیش کی۔ انہوں نے کہا کہ کارگل وجے دیوس کے موقع پر، میں مادر وطن کے لیے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کرنے والے بہادر سپاہیوں کو دلی خراج عقیدت پیش کرتی ہوں۔ صدر دروپدی مرمو نے کہا کہ یہ دن ہمارے جوانوں کی غیر معمولی بہادری، حوصلے اور ثابت قدمی کی علامت ہے۔ قوم کے لیے ان کی لگن اور عظیم قربانی ہمیشہ کے لیے اپنے شہریوں کو متاثر کرتی رہے گی۔ جمعہ کے روز **1999** کی کارگل جنگ کے دوران حتمی قربانی دینے والے فوجی جوانوں کے اہل خانہ جنگ کے ہیروز کو دلی خراج عقیدت پیش کرنے کیلئے دراس کے لاموچن ویو پوائنٹ پر جمع ہوئے۔ ہندوستانی مسلح افواج کی بہادری اور قربانیوں کو خراج تحسین پیش کرنے کے لیے منعقد کی گئی اس پروقار تقریب میں شہید ہونے والے فوجیوں کے خاندان کے افراد کی جذباتی یادیں دیکھنے کو ملیں۔

103

کی فوج کو گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کر دیا اور کرگل میں دوبارہ ترنگا لہرا کر ملک کا سر فخر سے بلند کیا۔ سی این آئی کے مطابق کرگل وجے دیوس کی **26** ویں برسی کے موقعہ پر وزیر دفاع راجناتھ سنگھ اور امیت شاہ نے کرگل جنگ میں قربانی دینے والے فوجیوں کو خراج عقیدت پیش کیا جنہوں نے سال **1999** کی ہند پاک جنگ میں اپنی جانیں قربان کیں۔ وزیر دفاع راجناتھ سنگھ نے ایکس پر لکھا ''ہندوستان دیگر تمام ممالک کا بہت احترام کرتا ہے اور بین الاقوامی طرز عمل کے طے شدہ اصولوں پر بھی عمل کرتا ہے لیکن اس کی سخاوت کو اس کی کمزوری نہیں سمجھا جاسکتا''۔ وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ نے کہا ''میں ان بہادر بیٹوں کو سلام کرتا ہوں، جنہوں نے مادر وطن کی حفاظت کیلئے اپنا سب کچھ قربان کر دیا۔ میں ان بہادر بیٹوں کو سلام پیش کرتا ہوں جنہوں نے قوم کو اولیت دی اور اس کیلئے اپنی جانیں قربان کرنے سے دریغ نہیں کیا''۔ لوگوں کو یقین دلاتے ہوئے کہ ملک محفوظ ہاتھوں میں ہے، راجناتھ سنگھ نے کہا ''ہم جانتے ہیں کہ جب تک آپ (فوج) سرحدوں پر ہماری حفاظت کر

رہے ہیں، کوئی بھی ہندوستان کی طرف آنکھ اٹھانے کی ہمت نہیں کر سکتا۔ نہ صرف کرگل بلکہ آزادی سے لے کر آج تک کئی بار آپ کی بہادری نے قوم کو وقتاً فوقتاً سربلند کیا ہے''۔ ادھر وزیر داخلہ امیت شاہ نے کہا کہ ملک کے فوجیوں نے کرگل جنگ کے دوران ہمالیہ کی ناقابل رسائی پہاڑیوں میں انتہائی بہادری کا مظاہرہ کیا اور دشمن کی فوج کو گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کر دیا۔ انہوں نے کہا کہ کرگل وجے دیوس فوج کے بہادر جوانوں کی بہادری کے غیر متزلزل عزم کی علامت ہے۔ شاہ نے ایکس پر ایک پوسٹ میں کہا ''کرگل جنگ کے دوران، بہادر سپاہیوں نے ہمالیہ کی ناقابل رسائی پہاڑیوں میں انتہائی بہادری کا مظاہرہ کیا اور دشمن کی فوج کو گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کر دیا اور کارگل میں دوبارہ ترنگا لہرا کر ملک کا سر فخر سے بلند کیا''۔ وزیر داخلہ نے کہا کہ شکر گزار قوم ہندوستانی فوجیوں کی قربانی اور لگن کو کبھی فراموش نہیں کرے گی۔

104

عقیدت پیش کیا۔ اُنہوں نے کہا، ''ہندوستان کا آئین سماجی، معاشی اور سیاسی انصاف کی ضمانت دیتا ہے اور انصاف کی فراہمی کا ایک اہم پہلو ہر شہری تک انصاف کی رسائی ہے۔ ضروری ہے کہ انصاف ان تک پہنچے جو سب سے زیادہ مستحق ہیں، خصوصاً وہ جو کمزور اور محروم طبقات سے تعلق رکھتے ہیں۔'' لیفٹیننٹ گورنر نے کہا کہ ہماری ثقافت میں عدالت صرف انصاف کی جگہ نہیں بلکہ ایک مقدس جگہ ہے جو بغیر کسی امتیاز کے سب کو مساوی انصاف اور قانونی نظام تک رسائی کو یقینی بنانے کے لئے وقف ہے۔ اُنہوں نے ریاستی قانونی خدمات اتھارٹیوں سے اپیل کی کہ فوجی اہلکاروں، قبائلی کمیونٹی، محروم اور کمزور طبقات کو بروقت قانونی امداد فراہم کی جائے تا کہ اُن کی زندگی آسان بنائی جا سکے اور ان کے آئینی حقوق کا تحفظ ہو۔ لیفٹیننٹ گورنر نے جموں کشمیر میں سماجی و اقتصادی انصاف کے قیام کے لئے گزشتہ چند برسوں میں کی گئی اہم اصلاحات کو اُجاگر کیا۔ اُنہوں نے کہا کہ **2019** سے قبل جے اینڈ کے میں کئی مرکزی قوانین نافذ نہیں تھے جن میں دو اہم قوانین شیڈول ٹرائبز اور دیگر روایتی جنگلاتی باشندگان (حقوق جنگل کی پہچان) ایکٹ، شیڈول کاسٹس وشیڈول ٹرائبز ایکٹ، **1989** شامل ہیں۔ اب یہ قوانین نافذ ہو چکے ہیں اور قبائلی کمیونٹی بااختیار ہو چکی ہے۔ انہیں مفت اور مؤثر قانونی امداد کے ذریعے انصاف تک رسائی فراہم کی جا رہی ہے۔ اُنہوں نے مزید کہا کہ جے اینڈ کے لیگل سروسز اتھارٹی رولز **2020** میں ترمیم کی گئی ہے تا کہ ضلع قانونی خدمات اتھارٹی میں سیکرٹری، سینک بورڈ کو ڈسٹرکٹ لیگل سروسز اتھارٹی کے ممبر کے طور پر شامل تا کہ فوجی اہلکاروں کو قانونی امداد فراہم کی جا سکے۔ لیفٹیننٹ گورنر نے بتایا کہ ''لیفٹیننٹ گورنر سینک سہایتا کیندر'' قائم کیا گیا ہے جو کہ انڈین آرمڈ فورسز کے ان فوجی اہلکاروں کو درپیش سویلین نوعیت کی شکایات کے ازالے کے لئے ایک وقف ادارہ ہے جو جموں و کشمیر میں تعینات ہیں یا یہاں سے تعلق رکھتے ہیں۔ اُنہوں نے زور دیا کہ انصاف میں تاخیر بالخصوص محروم اور کمزور طبقات کے لئے زمینی سطح پر قانونی خدمات کے اداروں کی اخلاقی ذمہ داریوں کی ناکامی

کے مترادف ہے۔ لیفٹیننٹ گورنر نے اس بات پر یقین ظاہر کیا

105

۔ جے کے این ایس کے مطابق ہفتہ کی صبح سری نگر سمیت وسطی کشمیر اور وادی کے دوسرے کچھ علاقوں میں تیز بارش کا سلسلہ شروع ہوا، جو تقریباً ایک گھنٹے تک جاری رہا۔ بعدازاں بارش تھم گئی اور سورج پورے آب وتاب کیساتھ نکل آیا لیکن سورج کچھ گھنٹے بعد ہی بادلوں کے پیچھے چھپ گیا۔ اس دوران سری نگر میں قائم ہندوستانی محکمہ موسمیات کے علاقائی مرکز کی جانب سے ہفتہ کی صبح تازہ موسم کاری جاری کی گئی ،جس میں **26** اور **27** جولائی کو موسم گرم اور مرطوب رہنے کیساتھ ساتھ چند مقامات پر ہلکی بارش کا امکان ظاہر کیا گیا۔ موسمیاتی مرکز سری نگر نے اپنی تازہ موسم کاری میں بتایا کہ **26** اور **27** جولائی کو موسم گرم اور مرطوب رہنے کیساتھ ساتھ چند مقامات پر ہلکی بارش کا امکان ہے۔ مرکز نے مزید کہا کہ **28** سے **30** جولائی کے دوران کشمیر میں وقفے وقفے سے ہلکی سے درمیانی بارش اور کچھ مقامات پر گرج چمک کے ساتھ شدید بارش کا امکان ہے جبکہ اس دوران جموں ڈویژن کے چند مقامات پر خاص طور پر دیر رات اور صبح کے اوقات میں موسلا دھار بارش متوقع ہے۔ موسمیاتی مرکز سری نگر کے مطابق اگست کی پہلی سے **3** تاریخ کے دوران جموں و کشمیر میں عموماً موسم گرم اور مرطوب رہنے کے بیچ بارش اور گرج چمک کے ساتھ بہت سی جگہوں پر بکھرے ہوئے مقامات پر اور خاص طور پر دیر رات صبح سویرے تک بارش کا امکان ہے۔ موسمیاتی مرکز سری نگر نے اپنی ایڈوائزری میں کہا کہ **28** سے **30** جولائی کے دوران جموں و کشمیر کے الگ تھلگ مقامات پر تیز بارش، تیز ہواؤں اور شدید بارش کا امکان ہے ۔جس دوران خطرناک مقامات پر لینڈ سلائیڈنگ، مڈ سلائیڈنگ اور پتھر گرآنے کیساتھ چند خطرناک مقامات پر شدید سیلاب کا خطرہ ہے۔ کاشتکاروں کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ وہ فارم کا کام دوبارہ شروع کریں۔

106

کھڑا ہے۔ جنرل اوپیندر دویدی نے کہا کہ **1999** میں آپریشن وجے پاکستانی فوجیوں کے ہندوستان کی سرحدوں کو عبور کرنے اور اونچی پہاڑی چوکیوں پر قبضہ کرنے کے بعد فوج کا ردعمل تھا۔ یہ تنازعہ بعد میں کارگل جنگ میں بدل گیا۔ چیف آف آرمی اسٹاف جنرل دویدی نے کہا کہ **1999** کے آپریشن کی طرح، ہندوستان نے پہلگام دہشت گردانہ حملے کے بعد دہشت گردی کے بنیادی ڈھانچے کو نشانہ بنا کر پاکستان کو ایسا ہی جواب دیا۔ اس تاریخی مقام کے بارے میں بات کرتے ہوئے جس پر پاکستانی افواج نے **1999** میں قبضہ کیا تھا اور بعد میں واپس لے لیا تھا، جنرل اوپیندر دویدی نے فوجیوں کی بہادری کو یاد کیا اور اپنی جانیں قربان کرنے والوں کو سلام پیش کیا۔ انہوں نے کہا کہ ہم ٹائیگر ہل، تولنگ اور پوائنٹ **4875** کے قریب فوجی جوانوں کے عزم اور بہادری کو یاد کرتے ہوئے کھڑے ہیں ۔ ہم ان لوگوں کو سلام پیش کرتے ہیں جنہوں نے اپنی جانیں قربان کی تاکہ ہم امن سے رہ سکیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہمیں یاد ہے ان کی آنکھوں میں وہ عزم، ان کی

لگن جس کیساتھ وہ مشکلات سے گزرے۔ جنرل دویدی نے اپنی تقریر کے دوران کہا کہ **1999** میں، ہندوستان نے آپریشن وجے کے تحت ایک بے مثال فتح حاصل کی، اونچی پہاڑی چوکیوں پر پاکستانی فوجیوں کا پیچھا کیا، اور وہاں ترنگا لہرایا۔ کارگل جنگ کے نام سے جانا جانے والا تنازعہ مئی **1999** میں شروع ہوا جب پاکستانی دراندازوں نے لائن آف کنٹرول کو عبور کیا اور قومی شاہراہ **A1** پر قبضہ کرنے کے مقصد سے بھارتی چوکیوں پر قبضہ کر لیا، جو اس وقت سری نگر کو لیہہ سے جوڑنے والی اہم شریان تھی۔ جنرل دویدی نے کہا کہ دراندازوں کو دیکھ کر ہندوستان نے بعد میں آپریشن وجے شروع کیا۔ آپریشن نے پیچیدہ منصوبہ بندی، فولادی عزم اور فورسز کے ناقابل تسخیر جذبے کو ظاہر کیا کیونکہ فوجیوں نے ہر درانداز کو بھگانے کیلئے دو ماہ سے زیادہ سخت جنگ لڑی اور ہر چوکی پر ہندوستانی کنٹرول بحال کیا۔ (مشمولات، اے این آئی)

107

مادر وطن کی خدمت میں سب سے بڑی قربانی دی۔

108

انکوائری آفیسر کو یہ بھی ہدایت کی گئی ہے کہ وہ انتظامی ہم آہنگی کو بڑھانے کے لیے اصلاحی اقدامات تجویز کریں اور اس بات کو یقینی بنائیں کہ مستقبل میں اس طرح کی رکاوٹوں کو روکا جائے۔ محمد اشرف ہاک (جے کے اے ایس)، ایڈمنسٹریٹر ایسوسی ایٹڈ ہسپتال، جی ایم سی سری نگر، اس کیس میں پریزائڈنگ آفیسر کے طور پر کام کریں گے۔ افسر کو حکم جاری ہونے سے **15** دن کے اندر رپورٹ پیش کرنے کو کہا گیا ہے۔ **23** جولائی کو، ایک ڈاکٹر پر حملے کے بعد **SMHS** ہسپتال کے آپریٹنگ تھیٹر کو بند کر دیا گیا تھا۔ اس بندش نے غم و غصے کو جنم دیا کیونکہ کئی سرجری ملتوی کر دی گئی تھیں، جس کی وجہ سے مریض کو پریشانی کا سامنا کرنا پڑا اور بحران کے دوران ہموار کام کو برقرار رکھنے میں ناکام رہنے پر ہسپتال انتظامیہ پر وسیع پیمانے پر تنقید کی گئی۔

109

میں پرنسپل سیکرٹری پی ڈی ڈی اور سیکرٹری سائنس وٹیکنالوجی ڈیپارٹمنٹ کے علاوہ پرنسپل سیکرٹری فائنانس، کمشنر سیکرٹری صنعت وحرفت، ضلع ترقیاتی کمشنروں، جے پی ڈی سی ایل اور کے پی ڈی سی ایل کے مینیجنگ ڈائریکٹران، سی ای او جے اے کے ای ڈی اے، اے جے پی ڈی سی ایل اور کے پی ڈی سی ایل کے چیف انجینئروں اور این ایچ پی سی سمیت دیگر عمل آوری ایجنسیوں کے نمائندوں نے بھی شرکت کی۔ چیف سیکرٹری نے سکیم کی موجودہ عمل آوری کا جائزہ لیتے ہوئے تنصیبات کی سست رفتاری پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے اس میں فوری تیزی لانے کی ہدایت دی۔ اُنہوں نے جے پی ڈی سی ایل اور کے پی ڈی سی ایل کو بالترتیب ہر ماہ کم از کم **2000** اور **1000** تنصیبات مکمل کرنے کا ہدف مقرر کرنے کی ہدایت دی۔ اُنہوں نے ہدایت دی کہ جو سسٹم پہلے ہی نصب کئے جا چکے ہیں، انہیں فوری طور پر شروع کیا ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ **24** جولائی **2025** ء تک کی کارکردگی کے مطابق اب تک **8,046** روف ٹاپ سولر تنصیبات مکمل ہو چکی ہیں جن کی مجموعی استعداد **30.07** میگاواٹ ہے۔ سکیم

Government of JammuKashmir
DIRECTORATE OF FLORICULTURE SRINAGAR KASHMIR

Tel-0194-2474234Fax-2482032 email:-kashflori@rediffmail.com

Subject: Extension Notice No. 02

In view of no response, the Bid Submission end/ opening date (Online(of technical bids in respect of e-NIT No. 18 of 2025 dated: 17.06.2025invited by this office under endorsement No. DOFK-GSOTNDR/8/2025/E-7711399-/e-NIT-18 dated: 17.06.2025 with regard to "Outsourcing of entry ticketing system of NMBG, Cheshmashahi Srinagar"is hereby extended as per the details given below-:

1.	Bid Submission End date & time	11.08.2025	Up to 02:00PM
2.	Date & time of opening of Bids (Online(	14.08.2025	At 02:00PM

Other terms & conditions shall remain same as laid down in the concerned e-NIT .

No: DOFK-GSOTNDR/8/2025/E-7711399-/e-NIT-18 Dated: 24/07/2025

Sd/-Accounts Officer,
Member Secretary

DIPK No: 4356/25

ٹیسٹ میچ میں چھکے لگانے کے معاملے میں رشبھ پنت نے وریندر سہواگ کی برابری کی

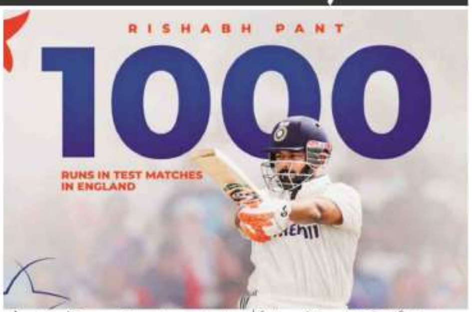

ہندوستان نے انگلینڈ کے خلاف چوتھے ٹیسٹ میں پہلی اننگز میں ۳۵۸ رن بنائے۔ ہندوستان نے اس سیریز میں اب تک ۶ بار ۳۵۰ رن سے زائد کا اسکور کیا ہے، جو کسی ٹیسٹ سیریز میں ان کا سب سے زیادہ اسکور ہے۔ ہندوستان سے پہلے صرف ایک ٹیم، آسٹریلیا نے ۳ مختلف ایشیز سیریز (۱۲-۱۹۲۰ء، ۱۹۸۹ء، اور ۱۹۴۸ء) میں یہ کارنامہ انجام دیا تھا۔ اس چوتھے ٹیسٹ میں رشبھ پنت کے ٹیسٹ کرکٹ میں لگائے گئے چھکوں کی تعداد اب ۹۰ ہوگئی ہے، جو اب وریندر سہواگ کے ساتھ مل کر ہندوستان کے لیے مشترکہ طور پر سب سے زیادہ ہے۔ پنت کے ان ۹۰ چھکوں میں سے ۳۸ صرف انگلینڈ کے خلاف آئے ہیں جو کسی ایک ٹیم کے خلاف کسی کھلاڑی کی طرف سے لگائے گئے دوسرے سب سے زیادہ چھکے ہیں۔ پہلے نمبر پر بین اسٹوکس ہیں، جنہوں نے آسٹریلیا کے خلاف ۴۳ چھکے لگائے ہیں۔ انگلینڈ میں پنت کے بنائے گئے ٹیسٹ رن کی تعداد ۱۰۳۵ تک جا پہنچی ہے۔ وہ کسی ایک ملک میں ۱۰۰۰ سے زائد ٹیسٹ رن بنانے والے پہلے غیر ملکی وکٹ کیپر۔ بلے باز بن گئے ہیں۔ آسٹریلیا میں ان کے ۶۲۴ رن اس فہرست میں دوسرے نمبر پر ہیں۔ اس سیریز میں اب تک پنت نے ۴۷۹ رن بنائے ہیں، جو انگلینڈ میں کسی ٹیسٹ سیریز میں وکٹ کیپر۔ بلے باز کی طرف سے بنائے گئے سب سے زیادہ رن ہیں۔ مجموعی طور پر صرف ۵ وکٹ کیپر۔ بلے بازوں نے کسی ٹیسٹ سیریز میں پنت سے زیادہ رن بنائے ہیں۔ جیک کراولی اور بین ڈکٹ نے اوپننگ شراکت میں ۱۶۶ رن جوڑے۔ دونوں کے درمیان ۱۵۰ سے زائد رن کی شراکت کی تعداد اب ۴ ہوگئی ہے۔ دسمبر ۲۰۲۳ء کے بعد سے کوئی دوسری اوپننگ جوڑی اتنی بڑی شراکت ایک سے زیادہ بار نہیں کر سکی۔ یہ ہندوستان کے خلاف کسی ٹیسٹ سیریز میں ۲ یا اس سے زائد ۱۵۰ سے زیادہ رن کی اوپننگ شراکت کرنے والی صرف تیسری جوڑی بن گئی ہے۔ ایم این این

ہمیں ایشیا کپ اور ورلڈ کپ کیلئے کرکٹ کا ایک انداز اپنانا ہوگا، مائیک ہیسن

نئی دہلی (ایم این این): پاکستان کرکٹ ٹیم کے ہیڈ کوچ مائیک ہیسن نے کہا ہے کہ ہمیں ایشیا کپ اور ورلڈ کپ کیلئے کرکٹ کا ایک انداز اپنانا ہوگا۔ مائیک ہیسن نے سوشل میڈیا پر پیغام لکھا کہ اس وقت پاکستان ٹیم دنیا میں آٹھویں نمبر پر ہے، میرپور کی ٹوئنٹی کرکٹ میں کم اسکور والا وینیو ہے۔ انہوں نے لکھا کہ میرپور میں مشکلات کے بعد کم بیک کرتے ہوئے تجربے سے سیکھنے کی صلاحیت دکھائی، نئے کھلاڑی آگے آئے اور اچھی کارکردگی دکھائی۔ مائیک ہیسن نے لکھا کہ اسپیشلسٹ کوچز نے بنگلا دیش اور این سی اے میں بولرز کی ڈیولپمنٹ میں اہم کردار ادا کیا، آخری 2 میچز میں فیلڈنگ میں شاندار بہتری آئی۔

جو روٹ نے ایک ہی اننگز میں ڈریوڈ، کیلس، پونٹنگ کو پیچھے چھوڑ دیا

نئی دہلی (ایم این این): انگلینڈ کے جو روٹ نے بھارت کے خلاف اولڈ ٹریفورڈ میں جاری پانچویں ٹیسٹ کے تیسرے دن سنچری بنا کر ایک بار پھر خود کو ٹیسٹ کرکٹ میں عصر حاضر کے عظیم کھلاڑیوں میں شامل کروالیا۔ انگلینڈ کے اسٹار بیٹر نے اپنے کیریئر کی 38 ویں ٹیسٹ سنچری مکمل کی، یوں وہ سب سے زیادہ سنچریاں بنانے والے کھلاڑیوں کی فہرست میں سری لنکا کے کمار سنگاکارا کے برابر آگئے اور ساتھ ہی ساتھ ٹیسٹ کرکٹ کی تاریخ میں سب سے زیادہ رنز بنانے والے کھلاڑیوں کی فہرست میں دوسرے نمبر پر آگئے، ایک ہی اننگز میں انہوں نے تین عظیم کھلاڑیوں کو پیچھے چھوڑ دیا۔ روٹ کی ناقابل شکست اننگز صرف رنز بنانے تک محدود نہ تھی بلکہ یہ تاریخ کو دوبارہ لکھنے کا لمحہ تھا۔ میچ سے قبل ان کے ٹیسٹ رنز کی تعداد 13 ہزار 259 تھی جبکہ ان سے آگے 13 ہزار 288 رنز کے ساتھ راہول ڈریوڈ، 13 ہزار 289 رنز کے ساتھ ژاک کیلس اور 13 ہزار 378 رنز کے ساتھ رکی پونٹنگ تھے۔ روٹ نے جیسے ہی 31 کا ہندسہ عبور کیا، وہ راہول ڈریوڈ اور ژاک کیلس کو پیچھے چھوڑتے ہوئے سچن ٹنڈولکر اور رکی پونٹنگ جیسے عظیم بلے بازوں کے کلب میں شامل ہو گئے اور جب ان کی اننگز 120 رنز پر پہنچی تو انہوں نے پونٹنگ جیسے عظیم بیٹر کو بھی پیچھے چھوڑ دیا۔ ٹیسٹ کرکٹ میں سب سے زیادہ رنز بنانے کا ریکارڈ بھارت کے سچن ٹنڈولکر کے پاس ہے، انہوں نے 200 ٹیسٹ میچز کھیل کر 15 ہزار 921 رنز بنائے۔ آج انگلینڈ کے جو روٹ نے صرف 157 ویں ٹیسٹ میں رکی پونٹنگ کے ریکارڈ کو توڑ دیا اور دوسرے نمبر پر آگئے۔

کیون پیٹرسن نے ماضی کے مقابلے میں آج بیٹنگ کرنے کو زیادہ آسان قرار دے دیا

نئی دہلی (ایم این این): انگلینڈ کے سابق بیٹر کیون پیٹرسن نے ماضی کے مقابلے میں آج بیٹنگ کرنے کو زیادہ آسان قرار دے دیا۔ سوشل میڈیا اکاؤنٹ پر کیون پیٹرسن نے پیغام لکھا کہ مجھ پر چیخیں مت لیکن ان دنوں بیٹنگ کرنا 20/25 سال پہلے کے مقابلے میں بہت آسان ہے۔ انہوں نے اپنی بات کی وضاحت کرتے ہوئے ماضی کے بہترین بولرز کے نام بھی لکھے۔ کیون پیٹرسن نے اس حوالے سے وقار یونس، وسیم اکرم، شعیب اختر، ثقلین مشتاق، ایلن ڈونلڈ، شان پولک، بریٹ لی، شین وارن اور دیگر بولرز کے نام لکھے۔ انہوں نے اپنی بات سے متعلق صارفین کو بھی ایک کام سونپا۔ کیون پیٹرسن نے لکھا کہ میں نے 22 بولرز کے نام لکھے ہیں، آپ لوگ موجودہ دور کے 10 بولرز کے نام بتائیں جن کا میرے لکھے گئے ناموں سے موازنہ کیا جا سکتا ہے۔

جو روٹ ٹیسٹ میں دوسرے ٹاپ اسکورر

ہندوستان کے خلاف ٹیسٹ میچ میں رن کے معاملے میں رکی پونٹنگ کو پیچھے کر دیا۔ مانچسٹر میں شاندار سنچری بنائی

انگلینڈ کے سرکردہ بلے باز جو روٹ ٹیسٹ کرکٹ میں سب سے زیادہ رن بنانے کے معاملے میں ہندوستان کے راہل دراوڑ، جنوبی افریقہ کے جیکس کیلس اور آسٹریلیا کے رکی پونٹنگ کو پیچھے چھوڑ کر دوسرے نمبر پر پہنچ گئے ہیں۔ جو روٹ نے ہندوستان کے خلاف چوتھے ٹیسٹ کے تیسرے دن جمعہ کو اپنی ناٹ آؤٹ اننگز کے دوران کیلس اور پونٹنگ کو پیچھے چھوڑا اور دوسرے نمبر پر پہنچ گئے۔ روٹ کے ۱۵۷ ویں ٹیسٹ میں ۱۳۴۰۹ رن ہو گئے ہیں (وہ ہندوستان کے خلاف سنچری بنا کر بلے بازی کر رہے ہیں) اور انہوں نے ہندوستان کے راہل دراوڑ (۱۶۴ ٹیسٹ، ۱۳۲۸۸ رن) اور کیلس (۱۶۶ ٹیسٹ ۱۳۲۸۹ رن) کو پیچھے چھوڑ دیا ہے۔ روٹ نے اپنی اننگز جاری رکھتے ہوئے آسٹریلیا کے رکی پونٹنگ (۱۶۸ ٹیسٹ، ۱۳۳۷۸) کو بھی پیچھے چھوڑ دیا۔ اب ان سے آگے ہندوستان کے سچن تینڈولکر (۲۰۰ ٹیسٹ، ۱۵۹۲۱ رن) ہیں۔ یاد رہے کہ اس سے قبل آئی سی سی ہال آف فیمر رکی پونٹنگ کا

ماننا تھا کہ روٹ مانچسٹر ٹیسٹ میں ان کے رن کی تعداد کو پیچھے چھوڑنے کے راستے پر ہیں۔ پونٹنگ نے کہا تھا کہ "یہ بلے بازی کے لیے ایک شاندار رن ہے اور جو روٹ کے لیے یہ ایک شاندار کریئر رہا ہے۔ وہ ایک ایسے کھلاڑی ہے جو ۵۰ سے زیادہ رن نہیں بنا پاتا تھا، سنچریوں تک پہنچ گئے۔ اب ایسا لگتا ہے کہ جب بھی وہ ۵۰ رن بناتے ہیں، آپ انہیں سنچری یا ایک بڑی سنچری بنانے کے لیے نشان زد کر دیتے ہیں۔" پونٹنگ نے مزید کہا کہ "ان کے صرف کچھ اعداد و شمار پر نظر ڈالیں، ۳۷ ٹیسٹ سنچریاں، ۱۳ ہزار رن، اب تک کا کتنا شاندار کریئر رہا ہے۔" پونٹنگ نے یہ بھی کہا کہ روٹ سے ابھی بہت کچھ حاصل کرنا باقی ہے اور انگلینڈ کا یہ شاندار کھلاڑی اس فارمیٹ میں سب سے زیادہ رن بنانے والے کھلاڑی کے طور پر سچن تینڈولکر کو بھی پیچھے چھوڑ سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ "ابھی بہت کچھ کرنا باقی ہے۔ وہ کیا ہے، ۳۵ سال کا؟ ایسا نہیں لگتا کہ کھیل کے تئیں ان کا جذبہ کہیں کم ہو رہا ہے۔" جو روٹ کی ریکارڈ ساز اننگز کی بدولت انگلینڈ نے ہندوستان کے خلاف مانچسٹر ٹیسٹ میں شکنجہ کس دیا ہے۔ کاپی پرنٹ میں جانے تک انگلینڈ نے اپنی پہلی اننگز میں جو روٹ کی سنچری کی بدولت ۱۲۰ اوور میں ۵ وکٹ پر ۵۰۰ رن بنا لیے تھے اور اس نے ہندوستان پر ۱۴۲ رن کی برتری حاصل کر لی تھی۔ اس وقت کریز پر لیام ڈاوسن ایک رن اور جیمی اسمتھ ۲ رن بنا کر موجود تھے۔ ہندوستان نے اپنی پہلی اننگز میں ۳۵۸ رن بنائے تھے۔ جو روٹ نے آؤٹ ہونے سے قبل ۲۴۸ گیندوں پر ۱۴ چوکوں کی مدد سے ۱۵۰ رن بنائے۔ جمعہ کو صبح کے سیشن میں جو روٹ اور اولی پوپ نے ذمہ دارانہ بلے بازی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنی اپنی نصف سنچریاں مکمل کیں۔ ایم این این

کوشش ہوگی ورلڈ کپ میں ایسے نتائج دیں جس سے سب خوش ہو جائیں: فاطمہ ثناء

نئی دہلی (ایم این این): پاکستان ویمن کرکٹ ٹیم کی کپتان فاطمہ ثناء نے کہا ہے کہ کوشش ہوگی ورلڈ کپ میں ایسے نتائج دیں جس سے سب خوش ہو جائیں۔ کراچی میں میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ دورہ آئرلینڈ کیلئے اچھی تیاری جاری ہے، کپتانی کو انجوائے کر رہی ہوں اور سیکھنے کے عمل سے گزر رہی ہوں۔ فاطمہ ثناء کا کہنا تھا کہ آئی سی سی ایوارڈ کا نہ علم تھا اور نہ ہی کبھی سوچا تھا، جب آئی سی سی ایوارڈ کا اعلان ہوا اور تقریب میں ایوارڈ دیا گیا تو اس کی اہمیت کا اندازہ ہوا۔ انہوں نے کہا کہ کرکٹ انفرادی نہیں ٹیم گیم ہے، سب کھلاڑی ایک دوسرے کو بیک کرتی ہیں۔ واضح رہے کہ ورلڈ کپ سے قبل قومی ٹیم کا امتحان آئرلینڈ کے خلاف 3 ٹی ٹوئنٹی میچز کی سیریز ہے، قومی ویمن ٹیم 3 اگست کو آئرلینڈ روانہ ہوگی۔

TRAFFIC POLICE HEADQUARTERS, J&K, JAMMU/ SRINAGAR

1. From 25-07-2025, 1600 hrs. to 26-07-2025, 1600 hrs., there was slow movement observed on NH-44 due to breakdown of 02 HMVs, single lane traffic at Nashri-Dalwas and between Marog & Kishtwari Pather.
2. Commuters belonging to Reasi, Katra, Udhampur, Patnitop, Doda and Ramban town are requested to keep their photo ID card to prove their identification after cut off timing from Jammu/ Udhampur so that their movement can be facilitated smoothly.
3. Passengers/LMVs operators are advised to undertake journey on Jammu-Srinagar NHW during day time due to apprehension of shooting stones between Ramban and Banihal.
4. Goods carrier (HMV/LMV) Operators carrying fresh perishable/live stock are advised to load their vehicle as per advisory issued by Traffic Police Headquarters time to time as there is single lane traffic and poor condition of road at Nashri-Dalwas and between Marog & Kishtwari Pather on Jammu Srinagar NHW.
5. Fruit growers/ Load carrier (HMV/LMV) Operators carrying fresh perishable from Valley towards Jammu are advised to load and park their vehicle timely (every morning before 9.00 am at designated place between NAVYUG Tunnel and Levdoora) so that their movement can be facilitated smoothly.
6. HMVs Operators/Owners are requested to desist from overloading and carry sufficient fuel during journey on Jammu-Srinagar NHW. It is further requested that vehicle owners must double check the fitness of their vehicles and carry sufficient fuel before undertaking journey on Jammu-Srinagar NHW.
7. HMVs with only 06 and 10 tyres shall be allowed to ply through Dhar road.
8. Commuters are advised to avoid unnecessary haltage between Ramban and Banihal especially near landslide/shooting stone area.

TRAFFIC PLAN & ADVISORY FOR 27-07-2025:-

Subject to fair weather and better road conditions SANJY Convoy /LMVs Passenger/Private Cars shall be allowed from both sides on Jammu-Srinagar NHW (NH-44) viz from Jammu towards Srinagar and vice-versa. However, HMVs shall be allowed on alternate days. TCU Jammu/Srinagar shall liaise with TCU Ramban before releasing this traffic.

SHRI AMAR NATH JI YATRA 2025

Please refer to Yatra Advisory No. 01 dated 27-06-2025

CUT OFF TIMINGS FOR LMVs/PASSENGER/PRIVATE CARs: -

To be released from:-
- Nagrota (Jammu) towards Srinagar: from 0600 hrs. to 1200 hrs.
- Jakheni (Udhampur) towards Srinagar: from 0700 hrs to 1300 hrs &
- Qazigund towards Jammu: from 1130 hrs to 1400 hrs.

TCU Jammu and TCU Srinagar will inform all concerned about the traffic advisory and cut off timings. No vehicle shall be allowed to move before and after cut off timings.

HMVs/Load Carriers:-

Subject to fair weather and better road conditions, HMVs shall be allowed from NAVYUG Tunnel (Qazigund side) towards Jammu after assessing the road and traffic situation on NH-44 and no HMV shall be allowed after 1900 hrs. TCU Srinagar shall liaise with TCU Ramban before releasing the HMVs.

Moreover, in view of ongoing Shri Amarnath Ji Yatra 2025, to provide hassle free movement of trucks carrying fresh/perishable goods on NH-44. UT administration has decided, all tankers of Petrol, Diesel, LPG bulk gas, all trucks carrying empty LPG Cylinders; all empty vehicles of FCI; any other vehicle loaded/empty upto 10-tyres shall use only Mughal Road while returning to Jammu, as per advisory issued by DIVCOM Kashmir vide No. Divcom/Dev/120/2025/7055-75 dated 01-07-2025

BUDHA AMARNATH JI YATRA-2025

Please refer to Yatra Advisory No. 01 dated 26-07-2025

Kishtwar- Sinthan- Anantnag NH-244:-

Subject to fair weather and good road condition, after getting green signal from NHIDCL, LMVs/HPSVs shall be allowed from both sides viz from Anantnag towards Kishtwar and vice- versa on Kishtwar-Sinthan-Anantnag road. These vehicles shall be allowed from PP Parana towards Anantnag from 0800 hrs to 1600 hrs and from PP Daksum towards Kishtwar from 0900 hrs. to 1500 hrs. No HMV other than designated HPSVs shall be allowed as per order issued by SDM Chhatroo vide No. SDM/C/2025-26/146-53 dated 16-05-2025 and SDM Kokernag vide No. SDM/ KNG/665-71 dated 16-05-2025.

SSG ROAD

Subject to fair weather and good road condition, (after getting green signal from the BRO) traffic movement shall be allowed on regulated manner on Srinagar-Sonamarg-Gumari road. LMVs followed by HMVs shall be allowed from Minamarg towards Srinagar at 0500 hrs. to 1000 hrs. Similarly, LMVs followed by HMVs shall be allowed from Sonamarg towards Kargil at 1130 hrs to 1730 hrs. No vehicle shall be allowed after cut off timing.

SFs Convoy, plying from Srinagar to Kargil and vice versa shall plan their movement in such a manner so that Yatra convoys (both UP and DOWN) don't get disturbed.

Mughal Road:-

Subject to fair weather and good road condition, after getting green signal from Road maintenance agencies (GREF). LMVs Passenger/Private Cars shall be allowed from both sides on Mughal road viz from Jammu towards Srinagar and vice-versa via Poonch. However, HMVs (upto ten tyres only) shall be allowed from Shopian towards Poonch. These vehicles shall be allowed from Behramgala (Balliaz) and Herpora (Shopian) at 0700 hrs. upto 1800 hrs. as per advisory issued by DIVCOM Kashmir vide No. Divcom/Dev/120/2025/7055-75 dated 01-07-2025.

ADVISORY :-

People are advised to undertake journey only after confirming status of the road from Traffic control units as under:-
- Jammu (0191-2459048, 0191- 2740550, 9419147732, 103)
- Srinagar (0194-2450022, 2485396, 18001807091, 103)
- Ramban (9419993745, 1800-180-7043)
- Udhampur (8491928625)
- PCR Kishtwar (9906154100)
- PCR Kargil (9541902330, 9541902331)

DIPK-4365-25

سیلینا جیٹلی نے "کارگل وجے دیوس" پر اپنے والد اور دادا کو خراج عقیدت پیش کیا

ایم این این

جنگ میں لڑنے والے افراد کیلئے اہم دن ہے کیونکہ یہ ہندوستان کی فتح کا خاص دن ہے۔ بہت سے خاندانوں کیلئے یہ دن قربانیوں اور بہادری کی یادوں کو واپس لاتا ہے۔ اداکارہ سیلینا جیٹلی ذاتی طور پر اس درد کو محسوس کر سکتی ہیں کیونکہ ان کے خاندان کے بہت سے افراد اس جنگ کا حصہ تھے۔ اس اہم دن پر انہوں نے اپنے مرحوم والد کرنل وکرم کمار جیٹلی اور اپنے دادا کرنل ای فرانسس کو خراج عقیدت پیش کیا ہے جنہوں نے کارگل کی جنگ میں اپنی بہادری کا مظاہرہ کیا تھا۔ جس وقت یہ جنگ ہوئی تھی اس وقت سیلینا جیٹلی بچی تھی اور انہیں یاد ہے کہ ان کیلئے اور ان کے بھائی کیلئے یہ کتنا مشکل دور تھا

"عالمی کپ کیلئے نئے سرے سے تیاریاں شروع کریں گے"

انگلینڈ کیخلاف یکروزہ سیریز جیتنے کے بعد کپتان ہرمن پریت کور نے کہا کہ جیت سے اعتماد بڑھا ہے لیکن ورلڈ کپ کیلئے مزید تیاری کرنی ہوگی

ہندوستان کی خواتین کرکٹ ٹیم نے انگلینڈ کے خلاف ۳ میچوں کی یکروزہ سیریز میں دو ایک سے شاندار جیت حاصل کر کے ورلڈ کپ سے قبل اپنے اعتماد کو مضبوط کیا ہے۔ تاہم ٹیم کی کپتان ہرمن پریت کور کا کہنا ہے کہ ٹیم کو وطن واپس آکر عالمی کپ مقابلے کے لئے نئے سرے سے تیاری کرنی ہوگی۔ واضح رہے کہ ہرمن پریت نے انگلینڈ کے خلاف تیسرے اور آخری یک روزہ بین الاقوامی میچ میں شاندار سنچری بنائی تھی جس کی بدولت ہندوستان نے انگلینڈ کو ۱۳ رنوں سے شکست دے کر ۳ میچوں کی سیریز پر قبضہ کیا تھا۔ یاد رہے کہ اس سے قبل ہندوستانی ٹیم نے خواتین ٹی۔ ۲۰ بین الاقوامی سیریز میں بھی ۲-۳ سے

کامیابی حاصل کی تھی۔ ہندوستانی خواتین ٹیم اب ۱۴ ستمبر سے اپنے ہوم گراؤنڈ پر ۳ میچوں کی ون ڈے سیریز میں آسٹریلیا سے مقابلہ کرے گی۔ اس کے بعد ۳۰ ستمبر سے ۲ نومبر تک ہندوستان اور سری لنکا میں خواتین ون ڈے ورلڈ کپ کھیلا جائے گا۔ تیسرے میچ اور سیریز کی بہترین کھلاڑی قرار دی گئی ہرمن پریت نے کہا "ہر میچ اور ہر صورت حال مختلف ہوتی ہے۔ آج حالات بالکل مختلف تھے، پچ بھی الگ تھی، ماحول بھی الگ تھا لیکن ہوم گراؤنڈ پر حالات مختلف ہوں گے۔" انہوں نے مزید کہا "جب بھی آپ کو جیت ملتی ہے تو آپ کی ذہنیت مثبت ہو جاتی ہے اور اعتماد میں اضافہ ہوتا ہے۔ اس طرح کی چیزیں آپ کو اچھی پوزیشن میں رکھتی ہیں، لیکن جب بھی آپ اگلا میچ کھیل رہے ہوں، تو آپ کو ہمیشہ پہلی گیند سے ہی شروعات کرنی ہوتی ہے اور مجھے لگتا ہے کہ اس سیریز سے یقینی طور پر ہمارا حوصلہ بڑھے گا لیکن جب ہم وطن واپس جائیں گے تو ہمیں نئے سرے سے شروعات کرنی ہوگی۔ ہم ورلڈ کپ کیلئے ابھی سے تیاریاں شروع کریں گے۔" ہندوستان کی خواتین ٹیم کی کپتان نے انگلینڈ کے خلاف جیت کا کریڈٹ ٹیم کی سخت محنت کو دیا۔ ایم این این

شطرنج ورلڈ کپ: فائنل میں ہمپی اور دویہ آمنے سامنے

گرینڈ ماسٹر کونیرو ہمپی نے جمعرات کو فیڈے ویمنز ورلڈ کپ کے سیمی فائنل میں چین کی ٹنگجی لی کو ٹائی بریکر میں شکست دی اور اب فائنل میں ان کا مقابلہ ہم وطن ہندوستانی دویہ دیشمکھ سے ہوگا۔ سنیچر کو ہونے والے فائنل میں جگہ بنانے والی ہمپی اور دویہ دونوں نے اگلے سال منعقد ہونے والے خواتین کینڈی ڈیٹس کے ٹورنامنٹ کے لیے کوالیفائی کر لیا ہے۔ کنٹرول میں کھیلنے کے باوجود پہلے دو گیمز ڈرا کرنے کے بعد، ہمپی کو ٹائی بریکر میں اترنے سے ڈرا کرنا پڑا جس میں دونوں کھلاڑیوں کے لیے اضافی وقت کے ساتھ ہر ۱۵ منٹ کے دو گیمز تھے۔ اگلے دو ٹائی بریکر گیمز ۱۰ منٹ کے تھے۔ لی نے پہلا گیم جیت کر برتری حاصل کی لیکن ہمپی نے مشکل پوزیشن میں ہونے کے باوجود دوسرا گیم جیت کر مقابلہ دوبارہ برابر کر دیا۔ ٹائی بریکر گیمز کے تیسرے سیٹ میں، ہمپی نے پہلے گیم میں سفید مہروں کے ساتھ آغاز کیا اور انہیں جیتنے کے لیے گیم کے تمام شعبوں میں لی کو پیچھے چھوڑ دیا۔ پہلا گیم جیتنے کے بعد، ہمپی کو فائنل میں پہنچنے کے لیے صرف ایک ڈرا کی ضرورت تھی اور انہوں نے نائنل میچ میں جگہ بنانے کے لیے اسے جیت لیا۔ یہ پہلا موقع ہے جب شطرنج ورلڈ کپ کے فائنل میں ہندوستان کا مقابلہ ہندوستان سے ہوگا۔ آندھرا پردیش کے وزیر اعلیٰ این چندرا بابو نائیڈو نے جمعہ کو ہمپی کو فیڈے خواتین کے شطرنج ورلڈ کپ کے فائنل میں پہنچنے پر مبارکباد دی۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ان کا عزم اور قابلیت قابل تعریف ہے۔ نائیڈو نے ایکس پر ایک پوسٹ میں کہا کہ "ہندوستانی شطرنج کی گرینڈ ماسٹر کونیرو ہمپی کو فیڈے خواتین کے شطرنج ورلڈ کپ کے فائنل میں پہنچنے پر مبارکباد۔" ایم این این

J&K Bank
Serving To Empower

BAJAJ Allianz
Caringly yours

Protect your Health from Everything that comes its way

Bajaj Allianz Extra Care Plus policy along with the added benefits of Health Prime Rider ensures that you don't have to settle for less when it comes to you and your family's growing healthcare needs.

Bajaj Allianz Extra Care Plus's Features:

Long Term Discount

Option to Opt for Air Ambulance

Free health check-up

Benefits of Health Prime Rider:

*Rider for both Individual & Family Floater Basis***

*24*7 Unlimited Tele-Consultation*

Investigations Cover

**Based on the variant opted in health plan

To know more, contact your **J&K Bank's Relationship Manager**

Bajaj Allianz General Insurance Co. Ltd., Bajaj Allianz House, Airport Road, Yerawada, Pune - 411006. IRDAI Reg No.: 113. | CIN: U66010PN2000PLC015329 | UIN: BAJHLIP23069V032223 - Extra Care Plus , BAJHLIA24087V022324 - Health Prime Rider | web: www.bajajallianz.com | Toll free: 1800-209-5858 / 1800-209-0144

J&K Bank Ltd is a licensed Corporate Agent [bearing License No.: CA0029] of Bajaj Allianz General Insurance Company Ltd. [IRDAI registration No. 113]. The benefits/features of products are indicative and for more details on risk factors and Terms and Conditions, please read the sales brochure before concluding a sale. | BIAZ-P-IK-0013/03-11-2023

PUBLISHED BY: BISMA TAJAMUL, PRINTED BY: BISMA TAJAMUL on behalf of BISMA TAJAMUL R.N.I No: JKURD/2011/37141,
Printed At : K.T. Press Pvt Ltd. Rangreth Budgam J&K 190021 , Published From: NEW BUS STAND, BUDGAM J&K 191111, Editor: BISMA TAJAMUL
CONTACT NO. 9419786936, 6006551484, EMAIL: WATTANDAILY@GMAIL.COM,